قول سدید
در جواب وکلاء یزید
اس رسالہ میں واقعہ کربلا پر وکلاء یزید علماء سپاہ صحابہ کے تمام اعتراضات کا قرآن و سنت کی روشنی میں ٹھوس جواب دیا گیا ہے
از قلم شیر پاکستان خادم مذہب علی شاہ مرداں
محقق العصر علامہ غلام حسین نجفی فاضل عراق

فہرست

غیر شیعہ لوگوں سے مذہبی بات چیت کے لئے چند مفید کتب

۱- جاگیر فدک : اس کتاب میں مسئلہ فدک پر تفصیلی بحث ہے اور قرآن وسنت کی روشنی میں جناب فاطمہ زہراؑ کی سچائی کو ثابت کیا گیا ہے۔ صفحات ۵۵۰

۲- سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم : اس کتاب میں مسئلہ دامادی عمر کا دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ یہ کتاب حکومت نے ضبط کر لی۔

۳- قول مقبول فی اثبات وحدت بنت الرسول : اس کتاب میں دامادی عثمان کا مکمل جواب دیا گیا ہے یہ کتاب اچھی ہے مگر میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ کتاب بھی حکومت نے ضبط کر لی ہے صفحات ۵۶۰

۴- ماتم وصحابہ : مراسم عزاداری کے ثبوت میں یہ کتاب بہت مفید ہے۔ صفحات ۲۵۵

۵- حقیقت فقہ حنفیہ درجواب حقیقت فقہ جعفریہ : اس کتاب کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے صفحہ ۱۹۰ یہ کتاب بھی ضبط شدہ ہے

ادارہ تبلیغ اسلام پاکستان

دیباچہ

میرے محترم قارئین شیعہ قوم وہ عظیم قوم ہے کہ جس کا پھلنا اور پھولنا صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور خاندان نبوت کی نظر کرم سے ہے اور ہر زمانہ میں ظلم اور یزیدیت کی مذمت کرنا شیعوں کا امتیازی نشان رہا ہے کیوں کہ حکومت یزید نے خاندان نبوت پہ ایسے ظلم کیے ہیں کہ جن کے پڑھنے اور سننے سے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اور قوم شیعہ ہی ایک ایسی قوم ہے جس نے آیت مودت پر عمل کرتے ہوئے خاندان نبوت کی محبت اور ان کے دشمن سے نفرت کا ہر زمانہ میں برملا اعلان کیا ہے اور قوم شیعہ کو اس بات فخر ہے کہ انہوں نے ہر زمانہ میں آل رسول کی صداقت اور مظلومیت کا پرچار کیا ہے اور آل نبیؐ کے ہر دشمن کو اور خصوصاً یزید بن معاویہ کی ظالمانہ کاروائی کو بے نقاب کیا ہے اور اس مشن کو چلانا قوم شیعہ کو بہت مہنگا بھی پڑا ہے اگر کوئی ایسی مشین ہو کہ جسے خاک کے ذرات کو نچوڑ کر خون نکالا جا سکے تو جس قدر قوم شیعہ نے خاندان نبوت کی صداقت اور مظلومیت کے پرچار کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

اپنے خون کا نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے اُس سے ایک خون کا دریا بہہ سکتا ہے پس زندہ باد ہے وہ قوم اور صلۂ تحسین اور آفرین اور داد کے لائق ہے کہ جس نے ہر دور میں ہر زمانہ میں ظلم کی چکی میں پس پس کر حسینیت زندہ باد اور یزیدیت مردہ باد کا نعرہ لگایا ہے اور چودہ سو سال کی تاریخ گواہ ہے کہ ظلم کے خلاف قوم شیعہ کے مذکورہ احتجاج کو آج تک کوئی طاقت دبا نہیں سکی۔ اگرچہ مخالف نے یزید کے ظلم کو چھپانے کی خاطر بڑی کوشش کی اور اس سلسلہ میں تلوار اور زر و دولت اور نشر و اشاعت اور فتاویٰ کی طاقت کو بھی استعمال کیا ہے مگر آج تک ناکام ہیں کیوں کہ ظلم کو چھپانے کی خاطر جب ظلم ہی کیا جائے تو ظلم کیسے چھپے۔

(۲) ارباب انصاف جس طرح دنیا میں حق پرست موجود ہیں۔ اسی طرح باطل پرست بھی موجود ہیں اور دوسرے لفظوں میں عرض کروں کہ جس طرح دنیا میں خاندان نبوت کے طرف دار پائے جاتے ہیں اسی طرح اس دنیا میں یزیدیت کے طرف دار بھی موجود ہیں۔

ایک روشن مثال عرض کروں کہ اگر کوئی شخص کسی چوری یا ڈاکہ زنی میں یا قتل و غارت یا زنا و رشوت کے جرم میں پکڑا جائے تو اس دنیا میں ایسے کھلے انس بھی موجود ہیں جو اس مشہور و معروف ڈاکو یا چور کی صفائی اور رہائی میں کوشش فرماتے ہیں۔

اسی طرح یزید کے ظالم ہونے پر اگرچہ اہل سنت بھائیوں کا اور
شیعہ قوم کا اسی طرح اتفاق ہے جیسا کہ ان کا لاالٰہ الا اللہ اور محمدؐ رسول
اللہ پر اتفاق ہے مگر اس دنیا میں اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے کچھ
ایسے بھلے مانس لوگ بھی موجود ہیں جو یزید ظالم کی صفائی پیش کرتے ہیں
اور واقعہ کربلا کی اہمیت کو لوگوں کی نظریں گرا تے ہیں اور اس پر درد
داستان کو ایک چھوٹا سا اتفاقی واقعہ سے تعبیر کرتے ہیں وہ درد بھری
داستان یعنی وہ جنگ جس میں یزید بن معاویہ نے خاندان نبوت
کے خون سے ہولی کھیلی ہے یعنی جنگ کربلا۔ افسوس ہے کہ کچھ لوگ اس
جنگ میں خاندان نبوت پر کئے گئے مظالم سے یزید ظالم کو بری ثابت
کرتے ہیں اور یہ وکلاء یزید واقعہ کربلا کے بارے میں سادہ لوح مسلمانوں
کے دلوں میں طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں تاکہ شک
کا فائدہ مدعی علیہ کو پہنچایا جا سکے اور جس طرح فن وکالت کے ماہرین
اپنے پیشہ کی باریکیوں سے قاتل یا ڈاکو یا دیگر جرائم پیشہ لوگوں کو شک
کا فائدہ حاصل کرتے ہوئے عدالت عالیہ سے بری کروا لیتے ہیں اسی
طرح وکلاء یزید بھی واقعہ کربلا کی تفصیلات میں شکوک و شبہات پیدا
کر کے خاندان نبوت پر یزید کی ظالمانہ کارروائی سے اس ظالم کو بری
ثابت کرنے کی کوشش میں رات دن لگے ہوئے ہیں اور اس کام

ہیں وکلاء یزید نے بہت کام کیا ہے جس کی تفصیلات بیان کرنے کی اس رسالہ میں گنجائش نہیں ہے البتہ پاکستان میں جو کچھ یزیدی کر رہے ہیں۔ میں ان کی مذموم کوشش کا ایک چھوٹا سا نمونہ ان کی کچھ کتب یا رسالہ کا ایک فہرست کی صورت میں پیش کرتا ہوں۔

(۱) سانحہ کربلا مؤلف ڈاکٹر اسرار احمد لاہور
(۲) بدعات محرم م مفتی بشیر احمد پسرور سیالکوٹ۔
(۳) رسومات محرم از مکتبہ فاروق اعظم ساہیوال
(۴) قاتلان حسینؑ م عبدالعزیز ملتان۔
(۵) حادثہ کربلا کا پس منظر م بشیر الرحمٰن گوجرانوالہ
(۶) ابتدائے ماتم م غلام رسول قادری نارووال
(۷) آئینہ کربلا م باغ علی منڈی کاموکے گوجرانوالہ۔
(۸) حقیقت کربلا م ابو یزید بٹ لاہور
(۹) رشید ابن رشید م محمد دین بٹ لاہور
(۱۰) خلافت معاویہ و یزید محمود احمد عباسی
(۱۱) فضیلت جہاد و مجاہد اور یزید م ابو معاویہ ادریس ایم اے لاہور
(۱۲) سیدنا حسینؑ اور امیر یزید م حسن محمد نوکھر گوجرانوالہ
(۱۳) ماہ محرم اور موجودہ مسلمان م صلاح الدین ایڈیٹر الاعتصام لاہور

(۱۴) شہادت حسینؑ پر دہ انقلاب ہے م امان اللہ سانگلہ ہل شیخوپورہ

ارباب انصاف مذکورہ رسالے اور کتب یزید ظالم کی صفائی میں
اس کے وکلاء نے لکھ کر رنگ انصاف کو کند چھری سے کاٹا ہے۔

ایک لحاظ سے ہمیں ان یزیدیوں کی کارروائی سے کوئی خطرہ
نہیں ہے کیوں کہ دنیا میں بڑے سے بڑے آدمی کی صفائی دینے والا کوئی
نہ کوئی آدمی مل ہی جاتا ہے اور یزید بن معاویہ کا بدکردار اور ظالم ہونا
تو ایسا مسئلہ ہے کہ جس پر اہل سنت دوستوں کا اور شیعوں کا اتفاق
ہے کہ اور اس سلسلہ میں حضرت مولانا قاری محمد طیب اور حضرت مولانا
غلام علی اکاڑوی کی کتابیں ٹھوس ثبوت ہے۔

(۳) تقسیم ہند کے بعد نامعلوم کانگرس نے کس طرح تخم یزیدیت
اپنی مایہ ناز عیاری سے کراچی کی سرزمین میں پہنچایا اور سمندر پار کسی ہمارے
ہمدرد ملک نے اس کی سرپرستی کرنا شروع کی اور یہ زہریلا درخت
پھلنے پھولنے لگا اور اب تو اس کی کاشت کاری پاکستان کے ہر
صوبہ میں بلکہ ہر ضلع میں ہو رہی ہے یزیدیت کی روک تھام اور مخالفت
میں شیعہ سنی متحد اور متفق ہیں نیز یہ دونوں مسلک و مذہب عظمت
اسلام کے لئے کام کرنے میں اور پاکستان کی ترقی اور سالمیت کے لئے
کوشش کرنے میں اور بین الاقوامی کفر کی لہر کا مقابلہ کرنے میں بھی متحد

ہیں البتہ وکلاء یزید کی یہ کوشش ہے کہ شیعہ سنی بھائیوں کو آپس میں لڑا کر دین اسلام کو اور پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچایا جائے اور ان یزیدیوں کے پاس جو موثر ہتھیار ہے وہ صحابہ کرام کی ناموس کی آڑ ہے حالانکہ یہ یزیدی اپنے جد اعلیٰ ابن سبا المعروف ابو سفیان کی طرح اسلام کے بھی دشمن ہیں اور خاندان نبوت کے بھی دشمن ہیں اور صحابہ کرام کے تو یہ لوگ سب سے زیادہ دشمن ہیں اور حضرت امام اعظم صاحب اور پیر عبدالقادر جیلانی کا تو یہ وکلاء یزید نام سننا بھی گوارہ نہیں کرتے ان وکلاء یزید نے دو محاذوں کو رات دن گرم رکھا ہوا ہے ایک تو ان محاذ یہ ہے کہ پاک ہند میں جتنے بزرگان دین گزرے ہیں اور جن کے مزارات عالیہ آج مرجع خلائق ہیں مثلاً حضرت داتا صاحب، حضرت سلطان باہو صاحب، حضرت بابا فرید صاحب حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی اور حضرت لعل شہباز قلندر وغیرہ ہیں ان کے مزارات کو گرا کر ان کا نام ونشان مٹا دیا جائے ان کی اس حرکت سے ہمارے اہل سنت بھائی بہت ہی تنگ ہیں اور خصوصاً اہل سنت سادات کرام تو آج کل بہت پریشان ہیں کیونکہ یہ وکلاء یزید پیری مریدی کے اور بیعت ہونے کے اسی طرح سخت دشمن ہیں جس طرح اندرا گاندھی پاکستان کی دشمن تھی یہ وکلاء یزید سادات کرام کی عزت واحترام کے بھی سخت دشمن ہیں

یہ ایسے مکار ہیں کہ انہوں نے یزید کے نام کے ساتھ اور مروان کے نام کے ساتھ لفظ سید لکھنا شروع کر دیا ہے اور ان کا یزید کو سید لکھنا، پاکستان کے تمام سادات کرام خواہ شیعہ ہوں یا سنی سب کی غیرت کو ایک کھلا ہوا چیلنج ہے اور یہ وکلاء یزید اپنے ناموں کے ساتھ بھی لفظ شاہ لکھتے ہیں۔ مثلاً امان اللہ شاہ، حسان اللہ شاہ اور یہ غلط ہے کیوں کہ دشمن خاندان نبوت کا کوئی نسب نہیں ہے اور وہ دنیا کی کسی قوم میں زیاد دین ابیہ کی طرح شامل نہیں ہے۔ اور دوسرا محاذ وکلاء یزید کا یہ ہے آئے روز کتابچوں اور اشتہارات کے ذریعہ اہل سنت بھائیوں کو شیعوں کے خلاف بھڑکاتے رہتے ہیں۔

اور اس سلسلے میں یہ لوگ وہ ہتھیار استعمال کرتے ہیں ایک کامیاب ہتھیار ان کا ناموس صحابہ ہے چونکہ یہ لوگ خود صحابہ کرام کے دشمن ہیں پس شیعوں کی طرف نسبت دے کر یہ خود صحابہ کرام کو بھی بھڑکر گالیاں دیتے ہیں اہل سنت بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ جب وہ دیکھیں کہ منبر پر کوئی مولوی کتاب یا رسالہ لے کر بیٹھا اور اپنی تقریر دل پذیر کو مرچ مصالحہ لگا کر عوام اور حکومت کو بھڑکا رہا ہے کہ دیکھو صحابہ کرام کی ہتک ہوئی شیعوں نے یہ لکھا ہے۔ حکومت انتظام کرے ورنہ ہم خود انتظام کریں گے تو اہل سنت حضرات کو لقین کرنا چاہئے

کہ یہ مولانا صاحب کوئی وکیل یزید ہے اور صحابہ کرام کے نام کو آڑ بنا کر پاکستان میں شیعہ سنی بھائیوں میں فساد کرانا چاہتا ہے۔

پاکستان کے سنی سادات کرام سے فریاد

پاکستان کے اے غیور سنی سادات کرام آپ کی غیرت کو کیا ہو گیا ہے آپ کی موجودگی میں یہ وکلاء یزید مروان اور یزید کو سیدنا کہتے ہیں اور رسالوں میں لکھتے ہیں کیا آپ وضاحت فرما سکتے ہیں کہ یزید کے ساتھ آپ کی کون سی رشتہ داری ہے اور ان وکلاء یزید کی ان مکاری سے آپ کب تک غافل رہیں گے کہ آئے روز یہ لوگ اپنے رسالوں میں یہ لکھ رہے ہیں کہ فلانی ہاشمیہ خاتون اور فلانی سید زادی کی نواسی کے فلاں مرد سے شادی ہوئی ہے یہ کتنی شرم کی بات ہے اور آپ کی غیرت کو کتنا بڑا چیلنج ہے شیعہ قوم آپ سے ہر تعاون کے لئے حاضر ہے آپ خدارا اپنی ناموس کی حفاظت اور سیادت کے احترام کے لئے اٹھیں اور ان وکلاء یزید کو کان سے پکڑ کر پاکستان سے یوں باہر نکال دیں جیسے رسول اللہ نے مروان اور اس باپ کو مدینہ سے باہر نکال دیا تھا اگر اپنے وکلاء یزید کی مذموم حرکات کا نوٹس نہ لیا تو پاکستان میں ...

کرام کی عزت و ناموس اور ادب و احترام سخت خطرہ میں ہے۔

پاکستان کے اہل سنت علماء سے فریاد

اے پاکستان کے غیور اہل سنت علماء کرام جس طرح ناموس رسالت اور ناموس صحابہ کرام کی حفاظت کا آپ نے ذمہ اٹھایا ہوا ہے اسی طرح خاندان رسالت خصوصاً حضرت امام حسنؑ اور حضرت امام حسینؑ اور حضرت امام علیؑ اور ان کی اولاد کی ناموس کی حفاظت کرنا بھی آپ کا دینی اور شرعی فریضہ ہے کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ اس ملک میں یہ دشمن صحابہ کرام نکلا ریزید کس طرح خاندان نبوت پر کیچڑ اچھال رہے ہیں اور خاندان نبوت کی نظام مصطفیٰ کی خاطر کربلا میں مایہ ناز قربانی پر پانی پھیر رہے ہیں اور کس طرح یہ لوگ آپ کے پیارے رسولؐ کے پیارے بیٹے نواسے امام حسینؑ پر بغاوت کے الزام لگا رہے ہیں اور کس طرح یہ لوگ یزیدیت کا پرچار کر رہے ہیں۔

جس دل میں صحابہ کرام کی عقیدت ہے اس دل میں تو آل نبیؐ کی زیادہ عقیدت ہونی چاہیے۔ آپ کی غیرت کو کیا ہو گیا ہے، خاندان نبوتؐ کی اسلامی خدمات کو چھپایا جا رہا ہے آل محمدؐ اور

حملے کر رہے ہیں اور آپ خاموش بیٹھے ہیں وکلاء یزید صرف مطلب کی خاطر صحابہ کرام کا نام استعمال کر کے آپ کو فریب دے رہے ہیں تو قوم شیعہ آپ کے ساتھ ہر تعاون کے لئے حاضر ہے آپ اُٹھیں اور یزیدیت کو یوں کچل دیں جیسے آپ نے مرزائیت کو کچل دیا ہے اور ان وکلاء یزید کے اس منصوبہ کو ناکام بنا دو کہ اس ملک میں محرم الحرام میں شیعہ سنی بھائیوں میں فساد کراؤ اور تماشا دیکھو۔ مراسم عزاداری پر یہ وکلاء یزید بدعات کے فتوے دیتے ہیں اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ یہ کام رسولؐ کے زمانہ میں نہیں تھے۔ اے اہل سنت علماء کرام ان وکلاء یزید سے یہ تو پوچھو کیا رسول اللہ کے زمانہ میں حج کے لئے پاسپورٹ یا دیزا تھا اگر نہیں تھا تو اس بدعت کے خلاف وہ فتویٰ کیوں نہیں دیتے اسی طرح آپ غور کریں آپ کو بے شمار چیزیں ملیں گی۔ مراسم عزاداری کے بارے میں نے اپنی کتاب ماتم اور صحابہ میں قدرے تفصیل سے بحث کی ہے شائقین حضرات اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیں۔

رسالہ ہذا کی ضرورت کیوں؟ پاکستان میں یزیدیت کا سرپرست کوئی بھی ہو ہمیں اس کی پروا نہیں ہے کیوں کہ ہم ایک غیور قوم ہیں اور اللہ کے فضل کرم سے زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔ وکلاء یزید کو معلوم رہنا چاہیے کہ وہ یزیدیت کے پرچار میں شیعوں سے آگے

رسالے میں بس وکلائے یزید کو چاہیئے کہ وہ صحابہ کرام کو آڑ نہ بنائیں اور کھل کر سامنے آنکھ ملائیں۔ وکلائے یزید نے اس ظالم کی صفائی میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے مگر شیعہ قوم نے صبر و تحمل سے کام لیا ہے۔

وکلائے یزید نے اس ظالم کی حمایت میں بے حساب رسالے اور کتابیں لکھیں ہیں مگر میری قوم شیعہ کی شرافت اس شعر کی مصداق ہے

کان ربک لم یخلق لخشیتہ سواھم من جمیع الناس انسانا

ترجمہ: گویا تیرے رب نے اپنے خوف کے لئے ان کے سوا کوئی بندہ پیدا ہی نہیں فرمایا اور ان حالات میں جب ہماری مذہبی صداقت اور شرافت کی وجہ سے ہماری خاموشی پر ہماری کمزوری کا شبہ ہونے لگا تو یزیدیت کے خلاف قلم اٹھانے کی اس بندہ مسکین کو دعوت دی گئی اور سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ کے مومنین اس دعوت خیر میں پیش پیش ہیں اور عالی جناب مخدوم سید خادم حسین نقوی فاضل قم کی مساعی جمیلہ بھی اس سلسلہ میں گراں قدر ہیں۔

اور بندہ نے جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے وہ حدود انصاف میں رہ کر لکھا ہے اور جو کچھ لکھا ہے وہ بقدر ضرورت نہیں ہے بلکہ قول مزید اور ذکر یزید کی سخت ضرورت ہے مگر ان وکلائے یزید نے کتاب شمائل لکھ کر شیعان حیدر کرار کی مذہبی غیرت کو چیلنج کیا ہے اور

اگر میرے اللہ نے مجھے توفیق بخشی تو میں پہلے کتاب خصائص معاویہ کی
تحریر میں اپنے مولا علیؑ کی توہین کا بدلہ ان وکلاء معاویہ و یزیدیت سے پورا پورا
لینے کی کوشش کروں گا البتہ غرور اور تکبر خدا کو پسند نہیں ہے اس مشن
میں توفیق الٰہی کا حاصل ہونا پہلی شرط ہے اور خاندان نبوت کی نظر کرم
کی سخت ضرورت ہے اور آخر میں میں اپنی قوم شیعہ سے یہ گزارش کرتا
ہوں کہ تمہیں واسطہ خون حسینؑ کا آپ اپنی صفوں کو اور مضبوط بنائیں
اور انہیں زیادہ سے زیادہ متحد کریں کیوں کہ ہم نے مل کر یزیدیت کا مقابلہ
کرنا ہے۔

زعماء ملت خوب سمجھتے ہیں کہ انتشار قوم کی تباہی کا باعث بنتا
ہے اور اس دور میں تو خصوصاً ہم شیعہ ہی ہر طرف سے ہدف تنقید
اور تفریق بنے ہوئے ہیں پس مکار مخالف کی چالوں کا صرف یہی علاج ہے
کہ جو شخص علیؑ ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفۃ بلا فصل پر عقیدہ رکھتا ہے
اسے گلے لگا لیا جائے۔

(خادم مذہب شیعہ وکیل آل محمد)

دعا گو غلام حسین نجفی

ساکن ضلع نواب شاہ سندھ تحصیل نوشہرہ فیروز ڈاکخانہ بھریا بمقام گوٹھ علی آباد
(ہمیشہ رہے آباد آمین)

خط و کتابت کا پتہ: حوزہ علمیہ شیعہ یونیورسٹی جامعۃ المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور

عظمت شہادت امام حسینؑ قرآن پاک کی روشنی میں

۱- اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ ...... پارہ گیارہ

ترجمہ: تحقیق اللہ پاک نے خرید فرمایا ہے۔ مومنین سے ان کی جان اور مال کو اور قیمت میں ان کو جنت دی ہے۔ وہ مومنین راہ خدا میں جہاد کرتے ہیں اور بدکاروں کو قتل کرتے ہیں اور خود بھی قتل ہو جاتے ہیں۔

نوٹ: اس آیت کے مصداق کامل خاندان نبوت سے نبی کریمؐ کے پیارے بیٹے سید الشہداء امام حسین علیہ السلام اور اصحاب کے حاشی ہیں کیوں کہ امام پاک نے پرچم اسلام کو بلند کرنے کی خاطر کربلا کے میدان میں یزید بن معاویہ سے جنگ کی ہے اور کئی عدد بدکاروں کو قتل فرما کر راہ خدا میں خود بھی قتل ہو گئے اور مال بھی لٹوا گئے اور جان و مال کے عوض جنت کو خرید فرما لیا۔

۲- وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ٥ آل عمران آیت ۱۶۹

ترجمہ۔ جو لوگ راہ خدا میں قتل ہو جاتے ہیں ان کو مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اللہ پاک کے انعامات پر وہ خوش میں [illegible]

کی طرف سے رزق ملتا ہے اور ان کو کسی قسم کا خوف اور غم نہیں ہے۔

نوٹ:۔ اس آیت کے مصداق کامل بھی ہمارے نبی کے پیارے فرزند امام حسین علیہ السلام ہیں، کیونکہ تمام مصطفےٰ کو یزید کے ہاتھوں برباد ہونے سے بچانے کی خاطر امام پاک نے کربلا میں یزید کی فوج سے جنگ کی ہے اور امام پاک راہِ خدا میں قتل ہوئے ہیں۔

۲۔ وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ پ۲ البقرہ آیت ۱۵۴۔

ترجمہ:۔ جو راہ خدا میں قتل ہوتے ہیں ان کو مردہ نہ کہو وہ زندہ ہیں لیکن آپ کو ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے جان و مال کے خطرات سے ہم آپ کو آزمائیں گے اور ان مقامات میں صابرین کے لئے خوشخبری ہے اور ان کے لئے خدا کی طرف سے صلوٰۃ رحمت ہے اور وہ ہدایت پر ہیں۔

نوٹ:۔ اس آیت کے مصداق کامل امام حسین علیہ السلام ہیں اور یہ اعتراض کہ اگر امام پاک زندہ ہیں تو ان کا غم کیوں کیا جاتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یوسف نبی زندہ تھے اور ان کے باپ یعقوب نبی نے ان کا غم کیا ہے نیز ہمارے نبی کریم نے خود امام پاک کا آنجناب کی شہادت سے پہلے اور بعد میں بھی غم کیا ہے اور اللہ پاک نے زندہ کا غم کرنے سے قرآن پاک میں منع بھی نہیں فرمایا تفصیل کے لئے ہماری کتاب ماتم اور

صحابہ ملاحظہ کریں۔

۴۔ والفجر و لیال عشر و الشفع والوتر پ ۳۰ سورہ فجر

ترجمہ:۔ صبح کی قسم اور دس راتوں کی قسم اور جفت و طاق کی قسم۔

نوٹ:۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر در منثور پ ۳۰ میں لکھا ہے

کانو یعظمون ثلاث عشرات العشر الاول من المحرم

کہ محمد بن نصر نے اپنی کتاب الصلوۃ میں ابی عثمان سے روایت کی ہے کہ تین عشروں کی بڑی تعظیم ہے ۱۔ محرم کا پہلا عشرہ ۲۔ ذی الحجہ کا پہلا عشرہ ۳۔ اور رمضان شریف کا آخری عشرہ محرم الحرام کے پہلے عشرہ کے احترام کی وجہ یہ ہے کہ نظام مصطفٰے کو یزید بن معاویہ کے ہاتھوں تباہی و بربادی سے بچانے کی خاطر امام حسینؑ نے اس عشرہ میں نبی کریم کی طرح مشکلات برداشت کی ہیں اور محرم الحرام کی دس تاریخ کو حفاظت اسلام کی خاطر اپنی اور اپنے اصحاب کی جان کی کربلا کے میدان میں قربانی پیش کی ہے۔

۵۔ و ذکرھم بایام اللہ۔ ان فی ذالک لآیات لکل صبار شکور۔ سورہ ابراہیم آیت ۵

ترجمہ:۔ ہم نے موسیٰ نبی کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو خدائی دنوں کی یاد دلاؤ اس یاد دہانی میں صابرین اور شاکرین لوگوں کے لئے قدرت کی نشانیاں ہیں

نوٹ:۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر کبیر پ ۲۱ ... کی تفسیر

بھی وہاں موجود ہو اس پر میرے حسینؑ کی مدد کرنا واجب ہے۔

نوٹ:۔ اگر دو شخص آپس میں لڑیں اور رسول خدا ان میں سے ایک شخص کی مدد کا حکم دیں تو وہ شخص حق پر ہوگا۔ کیونکہ نبی کریمؐ باطل کی مدد کرنے کا حکم نہیں دے سکتے۔ جنگ کربلا میں ایک طرف غیر قانونی بادشاہ یزید بن معاویہ تھا۔ اور دوسری طرف فرزند نبیؐ امام برحق حضرت امام حسینؑ تھے۔ اور جناب نبی نے امام حسینؑ کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے پس معلوم ہوا کہ امام پاک حق پر تھے اور یزید باطل پر تھا۔

جواب نمبر ۲۔ امام حسینؑ سے جنگ کرنے والے نے گویا نبی کریمؐ سے جنگ کی ہے۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ادب المفرد ص۱۸۷ باب ۱۷
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ ص۱۴ مناقب حسینؑ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف ص۵۸۷ مناقب حسینؑ
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص۱۳۲ ذکر امام حسینؑ۔
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص۱۲۶ ذکر امام حسینؑ
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص۱۱۴ ذکر امام حسینؑ
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ ص۱۶۳ باب ۵۴
۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب جامع الاصول ص۱۱ ذکر مناقب حسینؑ

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک للحاکم ص۱۷۷ ج۳
۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کنز العمال ص۲۲۰ ج۶ مناقب حسنین۔
۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الفصول المہمہ ص۱۷۱ ذکر الحسین
۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین ص۱۹۵ ذکر الحسینؑ
۱۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار ص۵۵ ذکر الحسینؑ
۱۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المرقات شرح مشکوٰۃ ص۳۹۲ ج۱۱ مناقب اہل بیت۔

ادب المفرد کی عبارت: قال النبیؐ حسین منی وانا من حسینؑ
ترجمہ:۔ نبی پاک نے فرمایا ہے کہ حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں۔

المرقات کی عبارت: قال القاضی کانہ صلی اللہ علیہ وسلم بنور الوحی ما سیحدث بینہ و بین القوم فخصہ بالذکر و بین انہما کالشیٔ الواحد فی وجوب المحبۃ وحرمۃ التعرض و المحاربۃ،

ترجمہ:۔ قاضی فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی کریمؐ نور وحی اور علم نبوت سے جانتے تھے کہ ان کے فرزند شہزادہ امام حسینؑ اور یزید بن معاویہ میں جنگ ہوگی پس نبی کریمؐ نے حضرت امام حسینؑ کا خاص طور پر ذکر فرمایا اور بیان

فرمایا کہ امام پاک بھی نبی کریم کی مانند ہیں ان تین باتوں میں ۱۔ دونوں سے محبت رکھنا فرض ہے ۲۔ دونوں کی شان میں بے ادبی گناہ ہے ۳۔ دونوں سے جنگ کرنا حرام اور گناہ ہے۔

نوٹ:- حدیث مذکورہ سے ایک یہ مطلب بھی حاصل ہوتا ہے کہ جس طرح نبی کریم سے جنگ کرنے والا کبھی حق پر نہیں ہو سکتا اسی طرح حضرت امام حسینؑ سے بھی جنگ کرنے والا حق پر نہیں ہو سکتا پس معلوم ہوا کہ میدان کربلا میں امام پاک سے یزید بن معاویہ نے جنگ کی ہے اور یزید حق پر نہ تھا۔ بلکہ باطل پر تھا۔

جواب ۳:- پنجتن پاک سے جنگ کرنے والے نے گویا نبی کریم سے جنگ کی ہے۔ ثبوت

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المرقات شرح مشکوۃ ص ۳۸۶/۱۱ مناقب اہل بیت۔

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن عساکر ص ۳۱۹/۵

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کفایۃ الطالب ص ۳۳۰

۴۔ اہل سنت کی کتاب نزل الابرار ص ۹

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص ____

المرقات کی عبارت:- ان رسول اللہ قال لعلی و فاطمۃ والحسن

والحسین ان حرب لمن حاربہم و سلم لمن سالمہم

ترجمہ:۔ نبی کریم نے حضرت علیؑ اور جناب فاطمہؑ اور امام حسنؑ وامام حسینؑ کی شان میں یہ فرمایا تھا کہ جس نے ان کے ساتھ جنگ کی ہے گویا اس نے میرے ساتھ جنگ کی ہے اور جس نے ان کے ساتھ صلح کی ہے اس نے گویا میرے ساتھ صلح کی ہے۔

نوٹ:۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کربلا کے میدان میں یزید بن معاویہ نے جب امام حسینؑ سے جنگ کی ہے تو گویا اس نے نبی پاک سے جنگ کی ہے اور شرع شریعت میں جو حکم نبی کریم سے جنگ کرنے والوں کا ہے وہی حکم یزید بن معاویہ کا ہے۔

جواب ۶:۔ نبی کریم کا ابن عباس کو غم زدہ سمجھ کر شہادت امام پاک کی خبر دینا اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ امام حسینؑ حق پر تھے اور یزید باطل پر تھا۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ ص ۲۲ ذکر الحسینؑ

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب ص ۳۰ ذکر الحسینؑ

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ ص ۲۳ ذکر حسینؑ

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المرقات شرح مشکوۃ ص ۲۹ ذکر الحسین

۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مسند احمد بن حنبل ص ۲۹

۶۔ اہل سنت کی کتاب تاریخ اسلام ذہبی ص۳۴۹ ذکر امام حسین

۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن عساکر ص۲۴۳ ذکر الحسین

۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص۲۰۸ ذکر الحسین

۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سر الشہادتین ص۲۸

۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص۱۵۲ ذکر الحسین

۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص۱۱۶ ذکر الحسینؑ

۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کفایت الطالب ص۲۸۶ ذکر الحسین

الاستیعاب کی عبارۃ } عن ابن عباس قال رأیت رسول اللہ نصف النہار اشعث اغبر بیدہ قارورۃ فیہا دم قال سئلتہ قال دم الحسینؑ و اصحابہ۔

ترجمہ:۔ جناب عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے دوپہر کے وقت خواب میں نبی کریمؐ کو دیکھا کہ آنجناب کے بال غبار آلود اور پراگندہ ہیں۔ اور حضور کے ہاتھ میں ایک خون بھری شیشی ہے میں نے اس کے بارے سوال کیا تو حضور نے فرمایا کہ اس میں میرے حسینؑ اور انکے اصحاب کا خون ہے۔

نوٹ:۔ شہادت امام حسینؑ پر نبی کریمؐ کا اس طرح غم زدہ ہونا اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ جنگ کربلا میں امام پاک حق پر تھے اور یزید باطل پر تھا اور یہ اعتراض کہ ابن عباس نے خواب دیکھا تھا اور خواب کا کیا اعتبار

ہے اس کا جواب یہ ہے کہ نبی پاک کی حدیث ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے دیکھا ہے کیونکہ میری شکل کوئی جن ابلیس نہیں اختیار کر سکتا۔

جواب ۵ ۔ علماء اسلام کی وضاحت کہ جنگ کربلا میں امام حسین حق پر تھے اور یزید باطل پر تھا۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر صفحہ ۸۲ مؤلف ملا علی قاری حنفی
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار صفحہ ۱۹۱ کتاب الجہاد
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذھب صفحہ ۶۹ ذکر سنہ ۶۱
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن خلدون صفحہ ۱۸۰ ذکر امام حسینؑ
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۳۷ باب گیارہ فصل ۳
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنۃ صفحہ ۲۴۱ ذکر یزید
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب العواصم من القواصم صفحہ ۲۳۲

شرح فقہ اکبر کی عبارت ۔ اما ما اشتہر بعض الجہلۃ من ان الحسینؑ کان باغیا فباطل عند اہل السنۃ والجماعۃ ولعل ہذا من ہذیانات الخوارج عن الجادۃ۔

ترجمہ ۔ بعض جاہلوں کی یہ بے تکی بات کہ (معاذ اللہ) امام پاک حضرت امام حسینؑ باغی تھے یہ بات اہل سنت والجماعت کے عقیدہ سے باطل

ہے اور شاید کہ یہ بات ان لوگوں نے کہی ہے جو راہ حق سے باہر نکلے ہوئے ہیں۔

نوٹ:۔ حنفی مذہب کے مایہ ناز عالم نے پوری وضاحت کردی ہے کہ اہل سنت مسلمان امام حسینؑ کو باغی نہیں سمجھتے بلکہ یہ عقیدہ خارجی اور ناصبی لوگوں کا ہے جو محکوم بالکفر ہیں اور اہل سنت کا لباس اوڑھ کر ان کو بدنام کرتے ہیں۔

نیل الاوطار کی عبارۃ: قسم خرجوا غضبا للدین من اجل جور الولاۃ و ترک عملھم بالسنۃ النبویۃ فھؤلاء اھل حق و منھم الحسین بن علی علیھما السلام

ترجمہ:۔ ایک گروہ ایسے لوگوں کا ہے جنہوں نے دین اسلام کی ہمدردی میں حکام کے خلاف اس لئے خروج کیا ہے کہ وہ حکام وقت ظالم تھے اور انہوں نے نبی کریمؐ کا طریقہ چھوڑ دیا تھا۔ اور یہ لوگ اہل حق ہیں اور ان میں حضرت امام حسینؑ سرفہرست ہیں۔

نوٹ:۔ اہل سنت کے مایہ ناز عالم علامہ شوکانی نے صاف بتلا دیا ہے کہ یزید ظالم تھا اور نبی کریمؐ کے طریقہ کو چھوڑ چکا تھا۔ اور امام حسینؑ نے دین اسلام کی ہمدردی میں یزید کے ساتھ جنگ کی ہے اور امام پاک حق پر تھے اور یزید باطل پر تھا۔

شذرات الذہب کی عبارت } ونقل الاتفاق ایضا علی تحسین خروج الحسین علی یزید وخروج ابن الزبیر واھل الحرمین علی بنی امیۃ۔

ترجمہ:۔ اس بات پر عالم اسلام کا اتفاق ہے کہ یزید کی بدکاری کے خلاف امام حسینؑ کا خروج ایک اچھا اقدام تھا۔ نیز ابن زبیر اور مکہ و مدینہ کے لوگوں کا بنو امیہ کے خلاف خروج کرنا بھی ایک اچھا اقدام تھا

نوٹ:۔ اسلام کے مایہ ناز عالم نے بھی امام پاک کو مذکورہ الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا اور آنجناب کے اقدام پر تحسین کی بابت دعویٰ اجماع کیا ہے۔

تاریخ لابن خلدون کی عبارت } والحسینؑ علیہ السلام فیھا شہید مثاب وھو علی حق واجتھاد وقد غلط القاضی ابوبکر بن العربی المالکی فی ھذا فی کتابہ الذی سماہ بالعواصم والقواصم ما معناہ ان الحسین قتل بشرع جدہ وھو غلط۔

ترجمہ:۔ جنگ کربلا کی تمام کاروائی میں امام حسین حق بجانب ہیں اور آنجناب کا قتل ہو جانا یہ راہ خدا میں شہادت ہے اور حضور کو اللہ کی بارگاہ سے اجر ملے گا۔ اور قاضی ابوبکر بن عربی مالکی کا یہ کہنا کہ امام

حسین اپنے نانا کی شریعت کی رو سے قتل ہوئے ہیں یہ قول بالکل غلط اور باطل ہے۔

نوٹ:۔ اگرچہ ابن خلدون کا جھکاؤ کچھ نہ کچھ بنو امیہ کی طرف ہے مگر اس جگہ امام حسینؓ کی حمایت میں مذکورہ کلمات کا اس کی قلم سے لکھا جانا یہ چیز امام پاک کی کرامت ہے۔

تحفہ اثنا عشریہ } امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید
کی عبارت سے } پلید را بر باطل میدانست ولائق
امامت نہ دید۔

ترجمہ:۔ حضرت امام حسینؓ یزید پلید کو باطل پر جانتے تھے اور اس کو اہل لائق امامت نہیں سمجھتے تھے۔

نوٹ:۔ اہل سنت کے مناظر اعظم شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے یزید کے نام کے ساتھ لفظ پلید لکھ کر اہل سنت کے صحیح عقیدہ کی ترجمانی کی ہے کہ اہل سنت یزید کو نجس اور پلید جانتے ہیں اور امام حسینؓ کو برحق سمجھتے ہیں۔

منہاج السنۃ } واما الوسط فہم اہل السنۃ لا یقولون ھذا
کی عبارت سے } ولا ھذا بل یقولون قتل مظلوماً شہیداً۔

ترجمہ:۔ درمیانی راہ والے جو لوگ ہیں وہ اہل سنت ہیں۔ وہ جو حضرت

امام حسین کو معاذ اللہ باغی بھی نہیں کہتے اور آنجناب کو خلیفہ رسول بھی نہیں مانتے البتہ آنجناب کو حق پر سمجھتے ہیں اور حضور کے قتل کو شہادت اور مظلومیت کی موت سمجھتے ہیں۔

نوٹ:۔ ارباب انصاف حضرت امام حسینؑ کو معاذ اللہ باغی کہنا اتنی بڑی جسارت اور گستاخی ہے کہ ابن تیمیہ جیسا منہ پھٹ بھی ڈر گیا ہے اور اہل سنت کا لباس اوڑھ کر امام کی مظلومیت اور شہادت کا اقرار کیا ہے

کے عبارت { فاردنا ان نطھر الارض من خمر یزید فارقنا دم الحسینؑ فجائتنا مصیبۃ لا لعواھم من القومھم یجبرھا سرور الدھر۔

ترجمہ:۔ ہم زمین کو یزید کی شراب نوشی سے پاک کرنا چاہتے تھے۔ مگر ہماری بد نصیبی کہ ہم امام حسین کا خون بہا بیٹھے اور یہ ہم پر ایسی مصیبت آ پڑی ہے کہ زمانہ کی کوئی خوشی اس غم کو بھلا نہیں سکتی۔

نوٹ:۔ ارباب انصاف قاضی ابن عربی کے قلم سے مذکورہ کلمات کا لکھا جانا بھی امام حسین کے حق پر ہونے کا ٹھوس ثبوت ہے اور امام مظلوم کی کرامت ہے۔ نیز قاضی نے مذکورہ کتاب کے صفحہ ۲۳۱ میں یہ بھی لکھا ہے کہ امام پاک نے حق کو قائم کرنے کی خاطر یزید کے خلاف اقدام کیا تھا۔

جواب ۶:۔ علماء اسلام نے امام حسینؑ کی شہادت کا اقرار کیا

۱- اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۹ بیان فرق نا ئدہ ۳

۲- اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنۃ ص ۲۳۷ ذکر یزید

۳- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ اسلام ذہبی ص ۳۴۲ ذکر الحسینؑ

۴- اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الابن خلدون ص ۱۸۰ ذکر الحسینؑ

منہاج السنۃ کی عبارۃ { واما مقتل الحسین رضی اللہ عنہ فلا ریب انہ قتل مظلوما شہیدا۔

ترجمہ:۔ اس بات میں شک نہیں ہے کہ امام حسینؑ کو کربلا میں قتل ہونا یہ چیز امام پاک کی مظلومیت اور شہادت کی موت ہے۔

نوٹ:۔ ابن تیمیہ کی طرح امام ذہبی نے بھی اپنی تاریخ اسلام میں امام حسینؑ کی شہادت کا اقرار کیا ہے اور امام پاک کی شہادت اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ آنجناب حق پر تھے اور یزید باطل پر تھا۔

تحفہ اثنا عشریہ کی عبارت { شاہ عبد العزیز کا اقرار کہ امام حسینؑ سید الشہدا ہیں۔

چوں حضرت امام حسین سید الشہدا از دست اشقیائی شام و عراق منصب شہادت یافت۔

ترجمہ:۔ حضرت امام حسینؑ سید الشہدا نے شام و عراق کے بد بختوں کے ہاتھ درجہ شہادت پایا ہے۔

ابن خلدون کی عبارت } وَالحسینؑ فیہا شہید مثاب وھو علی حق و اجتہاد
ترجمہ :- امام حسینؑ اپنے مظلومیت کے قتل میں شہید ہیں اور حق پر ہیں اور خدا انہیں اجر عطا کرے گا۔

نوٹ :- ارباب انصاف ہمارے پیش کردہ حوالہ جات اس بات کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ تمام عالم اسلام کا یہ فیصلہ ہے کہ جنگ کربلا میں امام حسینؑ بر حق تھے، اور نبی پاک نے اس جنگ میں اپنی امت کو امام حسینؑ کی مدد کا حکم دیا تھا اور امام پاک کا قتل مظلومیت اور شہادت کی موت ہے۔ بلکہ انجناب شاہ عبد العزیز کے اقرار کی روشنی میں سید الشہداء ہیں اور ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک امت مسلمہ کو خاندان نبوت کی عزت و ادب و احترام کی توفیق عطا فرمائے اور اس دور کے ناصبی اور یزیدی لوگوں کے فتنہ اور شر اور گمراہی سے بچائے۔

اعتراض } اسلام نے جان کی حفاظت کرنے کی بہت تاکید فرمائی ہے اور قرآن و سنت کی روشنی میں جواز تقیہ پر عالم اسلام کا اتفاق ہے اور تقیہ کرنے کی مذہب شیعہ میں بہت تاکید ہے۔ پس حضرت امام حسینؑ علیہ السلام نے یزید کے مقابلہ میں تقیہ کیوں نہ فرمایا اور چند ساتھیوں کے ہمراہ یزید سے جنگ کیوں فرمائی کہ جس کے نتیجے میں انجناب اپنے ساتھیوں سمیت مارے گئے ارباب انصاف اس اعتراض کا جواب

کچھ لوگ تو اپنی معلومات کی کمی کے باعث چکرا جاتے ہیں۔ مگر خاندان نبوت کے دشمن ناصبی لوگ اس اعتراض سے کچھ عجیب سا مفاد حاصل کرنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ پس آل محمد کی وکالت کا فریضہ ادا کرتے ہوئے ہم اس اعتراض کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں۔

جواب:۔ تقیہ کرنا حکم عام ہے اور یزید کے ساتھ جنگ کرنے کا امام حسینؑ کے لئے حکم خاص تھا۔

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۹۳ ج ۸ ذکر حسینؑ
۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابن عساکر ص ۲۳۲ ذکر حسینؑ
۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الکامل لابن اثیر ص ۲۱ ج ۴ ذکر امام پاک
۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ ص ۲۱ ج ۲ ذکر الحسینؑ
۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسینؑ ص ۲۱۸ ج ۲ فصل ۱۰
۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص ۱۹۲ ج ۲ ذکر الحسینؑ
۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودت ص ۳۳۶ باب ۶۱

البدایہ والنہایۃ کی عبارت ہے { انی رأیت رؤیا ورأیت رسول اللہ امرنی بامر وانا ماضٍ لہ ولست بمخبر بہا احدا حتی الاقی عملی۔

ترجمہ: ملک عراق کا سفر اختیار کرتے وقت امام حسینؑ نے فرمایا تھا کہ میں نے خواب میں اپنے نانا بزرگوار نبی پاک کو دیکھا ہے آنجناب نے مجھے ایک حکم دیا ہے اور میں نے اس پر عمل کرنا ہے اور اس حکم کے بارے میں کسی کو فی الحال خبر نہیں دے سکتا حتیٰ کہ میں اس کام کو کر گزروں۔

ینابیع المودۃ کی عبارت } اختصار مدنظر ہے پس ترجمہ ملاحظہ ہو جب امام حسین علیہ السلام کو سفر عراق سے روکنے کی بابت آنجناب کے بھائی محمد حنفیہ نے بہت اصرار کیا تو امام پاک نے فرمایا کہ خواب میں مجھے نانا پاک نے سفر عراق کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ پاک تجھے اپنی راہ میں شہید اور خون میں غلطاں دیکھنا چاہتا ہے محمد حنفیہ نے عرض کی کہ اگر یہ بات ہے تو مستورات کو ساتھ لے جانے کا کیا مطلب ہے۔ امام پاک نے فرمایا کہ نانا پاک نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت کی خاطر ان مستورات کو قید میں دیکھنا چاہتا ہے۔

نوٹ: علماء ارباب انصاف جب اہل اسلام نے حضرت عثمان اموی کی سیرت سے تنگ آکر اُسے خلافت و حکومت چھوڑنے پر مجبور کیا تھا اور اہل مدینہ و اصحاب نبی سے بار بار کیا گیا کہ عثمان

کو خلافت سے ہٹا دیا جائے تو جناب عثمان نے یہ عذر پیش کیا تھا کہ نبی پاک نے مجھے فرمایا تھا کہ قمیض خلافت کو نہ اتارنا خواہ تو قتل بھی ہو جائے اور اس چیز کا راوی صرف خود جناب عثمان ہے پس اگر عثمان کی زبان پر جن لوگوں کو اعتبار ہے انہیں فرزند نبی کی زبان پر بھی مذکورہ خواب کے بارے اعتبار کرنا چاہیے۔

نوٹ: ۲ نتیجہ بحث

علماء اسلام اچھی طرح جانتے ہیں کہ علم اصول میں یہ بات ثابت ہے کہ حکم عام کے بعد اگر حکم خاص آ جائے تو خاص مقدم ہے مثلاً اگر ایک استاد تمام شاگردوں سے فرما دے کہ آپ کو چھٹی ہے سب چلے جاؤ اور پھر بعد میں ایک شاگرد سے فرمائے کہ آپ نہ جائیں پہلا حکم عام ہے اور دوسرا خاص ہے جس شاگرد کو روکا ہے اس کے حق میں حکم خاص ہے۔

خلاصہ جان بچانا اور تقیہ یہ حکم عام ہے اور کربلا میں دین اسلام اور نظام مصطفیٰ کی خاطر شہید ہونا امام حسین کے حق میں حکم خاص ہے پس معلوم ہوا کہ خواب میں جب نبی کریم نے امام حسین کو کربلا جانے کا حکم خاص دے دیا تو پھر امام پاک کا تقیہ نہ کرنا قابل اعتراض نہ رہا

اعتراض محمود احمد عباسی اور اس کی روحانی اولاد نے اس محاذ پر بھی طبع آزمائی کی ہے کہ شہر مکہ جائے امن تھی اور وہاں تو کسی حیوان کو اذیت نہیں دی جاتی تھی پس یہ کس طرح باور کیا جا سکتا ہے کہ یزید ایک مسلمان حکمران ہو کر امام حسین کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرتا پس مکہ مکرمہ کے احترام کی روشنی میں یزید نے امام حسین کے خلاف حج کے موقع پر کوئی کارروائی نہیں کی اور حج چھوڑ کر امام پاک کا مکہ معظمہ سے نکل پڑنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔

جواب: ۱۔ یزید نے حاجیوں کے لباس میں مکہ میں فوج بھیجی تھی کہ وہ امام حسینؑ کو مکہ میں قتل کر دیں۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر ص ۶۳/۴

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامۃ ص ۱۵۶

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ص ۲۳۵

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین ص ۶/۲ م خوارزمی

تاریخ کامل : فلست بناس اطرادك حسينا من حرم ... رسول الله الى حرم الله وتسييرك الخيول اليه فما زلت بذالك حتى اشخصته الى العراق فخرج خائفا يترقب۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس صحابی رسولؐ یزید کے ایک خط کے جواب میں فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو بھول نہیں سکتا کہ تو نے فرزند رسولؐ امام حسینؑ کو مدینہ چھوڑ کر مکہ معظمہ میں پناہ لینے پر مجبور کیا تھا اور تو نے سوار فوج کو ان کی طرف روانہ کیا اور تو ان کو تنگ کرتا رہا حتیٰ کہ تو نے ان کو مجبور کر کے عراق روانہ کیا تھا پس امام پاک مکہ سے خوف زدہ ہو کر نکلے تھے۔

تذکرہ کی عبارت ﴿ ما انسی طردک حسینا من حرم اللہ وحرم رسولہ وکتابک الی ابن مرجانہ تامرہ بقتلہ...

انسیت انفاذ اعوانک الی حرم اللہ لقتل الحسینؑ۔

ترجمہ: ابن عباس یزید کے ایک خط کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اے یزید امام حسینؑ کو تیرا مکہ و مدینہ سے مجبور کر نکالنے کو میں بھول نہیں سکتا اور ابن مرجانہ ابن زیاد کوفہ کے گورنر کو امام حسینؑ کے قتل کا تیرا حکم دینا بھی میں بھول نہیں سکتا اے یزید مکہ مکرمہ میں امام حسینؑ کو قتل کرنے کے لئے تو اپنی فوج کو بھیجی بھول گیا ہے۔

یعقوبی کی عبارت ﴿ فلست بناس اطراد الحسین بن علی من حرم رسول اللہ و دسک الیہ الرجال تغتالہ فاشخصتہ من حرم اللہ

الی الکوفہ

ترجمہ: ابن عباس یزید بن معاویہ کے ایک خط کے جواب میں فرماتے ہیں کہ تیرا امام حسینؑ بن علی کو مدینہ سے مجبور کر کے نکالنا میں بھلا نہیں سکتا اور پھر خفیہ تیرا لوگوں کو بھیجنا کہ وہ فریب سے امام پاک کو قتل کریں اور تو نے مکہ سے کوفہ کی طرف امام پاک کو مجبور کر کے نکالا ہے

نوٹ: مذکورہ حوالہ جات سے یہ ظاہر ہو گیا کہ مدینہ پاک اور مکہ مدینہ سے امام پاک کو جبراً نکال کر کوفہ روانہ کرنے کی تمام ذمہ داری حکومت یزید پر ہے اور مکہ مدینہ کا احترام نہ ہی یزید کے دادا ابو سفیان کے دل میں تھا۔ اور نہ ہی اس کے باپ معاویہ کے دل میں تھا اور نہ ہی حرمین کا احترام بنو امیہ کے پورے خاندان کے دل میں تھا ابو سفیان مکہ میں بیٹھ نبی کریمؐ سے جنگیں کرتا رہا اور معاویہ نے مدینہ پاک میں جناب عثمان اور حضرت عائشہ کو قتل کرایا اور فرزند نبیؐ امام حسنؑ کو زہر دلوا کر شہید کروایا اور دیگر بنو امیہ معاویہ سمیت مکہ و مدینہ میں ہر قسم کی بدعات کرتے رہے مثلاً خاندان نبوت پر جمعہ کے خطبوں میں لعنت کرتے اور عبداللہ بن زبیر کو مکہ شہر بلکہ مسجد الحرام میں ہلاک کیا اور کعبۃ اللہ کو آگ لگائی ہے اور مدینہ منورہ میں واقعہ حرہ کے موقع پر اصحاب کی لڑکیوں سے جبراً زنا کیا ہے اور ایک ہزار ولد الزنا بچہ پیدا کیا ہے اسی

انصاف اگر رسالہ کے اختصار کی مجبوری نہ ہوتی تو ہر بات کو حوالہ جات سے لکھا جاتا اگر کسی مخالف میں کچھ ہمت ہے تو میرے ان دعووں کو دامن انصاف تھام کر رد کرے تو دیکھے محترم قارئین مذکورہ باتیں اس بات کا ٹھوس ثبوت ہیں کہ معاویہ اور یزید اور خالد ان بنو امیہ کے دلوں میں مدینہ اور مکہ کا کوئی ادب و احترام نہ تھا بلکہ ان کے دلوں میں دین اسلام اور خدا و رسول کا بھی کوئی احترام نہ تھا۔

اعتراض: کتاب خلافت معاویہ و یزید کے ناصبی مصنف محمود احمد عباسی اور اس کی روحانی اولاد نے اپنے رسالوں اور کتابوں میں اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ امام حسینؑ کو سفر عراق سے تمام بزرگ صحابہ کرام نے منع کیا تھا اور امام نہ رکے اور چلے گئے امام پاک کے لئے صحابہ کرام کا کہنا ماننا لازمی تھا۔

جواب: ہم حوالہ جات دے چکے ہیں کہ نبی پاک نے خود امام حسینؑ کو فرمایا تھا کہ آپ سفر عراق اور راہ خدا میں شہادت کو اختیار کریں اور نبی و امام کے فیصلہ اور حکم کے بعد کسی صحابی کو اس فیصلہ یا حکم کے خلاف کچھ کہنے کا کوئی حق نہیں ہے مثلاً صلح حدیبیہ کے وقت نبی کریم کے فیصلہ کے خلاف حضرت عمر تھے مگر نبی پاک نے حضرت عمر کے اختلاف کی کوئی پرواہ نہیں فرمائی تھی اسی طرح امام حسینؑ

کے لیے نبی پاک کا حکم خاص تھا۔

پس عبداللہ بن عباس یا عبداللہ بن عمر یا عبداللہ بن زبیر کو نبی کریم کے حکم کے خلاف کوئی مشورہ دینے کا کوئی حق ہی نہیں تھا اور اسی لیے حضرت امام حسینؑ نے نبی کریم کے حکم کے سامنے کسی صحابی کے مشورہ کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

اعتراض: جب نبی پاک کا حکم خاص تھا امام حسینؑ کے حق میں کہ وہ کربلا میں جائیں اور شہید ہوں تو پھر شیعہ مذہب والے امام پاک کے لیے روتے کیوں ہیں۔

جواب: حوالہ جات گزر چکے ہیں کہ ابن عباس نے امام پاک کی شہادت کے دن امام پاک کے غم میں نبی پاک کو مغموم دیکھا تھا پس جس طرح نبی پاک نے امام حسینؑ کو شہید ہونے کا حکم بھی خود دیا اور پھر امام حسینؑ کا مظلومیت پر غم بھی فرمایا ہے پس شیعوں کے لیے نبی پاک کا عمل حجت ہے اور اگر تسلی نہیں ہوئی پھر ہم بصد ادب یہ گزارش کرنے میں حق بجانب ہیں کہ دکھاؤ جناب عثمان بھی قصاص خون عثمان کا مسئلہ معاویہ کے زمانہ سے لے کر آج تک نہیں بھلا سکے، ہم کہتے ہیں کہ بقول نواصب جب نبی کریم نے عثمان اموی کو فرمایا تھا۔ کہ قتل ہو جانا مگر قمیض خلافت نہ اتارنا۔ ... جب

جواب ۳۰

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار کتاب الجہاد صفحہ ۱۶۱

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب العواصم من القواصم صفحہ ۲۳۱

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۳۴ باب اا فصل

نیل الاوطار کی عبارۃ { قسم خرجوا غضبا للدین من اجل جور الولاۃ وترک عملھم بالسنۃ النبویۃ فھولاء اھل حق ومنھم حسینؓ بن علی رضی اللہ عنہ

ترجمہ: ایک گروہ ایسے لوگوں کا ہے جو دین اسلام کی ہمدردی اور حکام وقت کے ظلم اور طریقہ نبویہ کو ترک کر دینے کی وجہ سے میدان جہاد میں نکلے ہیں اور ظالم حکام کے خلاف جہاد کرنے والے یہ لوگ اہل حق ہیں اور ان میں حضرت امام حسینؑ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔

العواصم کی عبارۃ { واستمر غضبا للدین و قیاما للحق

حضرت امام حسینؓ میدان جہاد میں قائم رہے کیوں کہ یزید نے دین کی مخالفت شروع کر رکھی تھی اور امام پاک دین خدا کی حمایت میں یزید پر غضب ناک ہو گئے تھے اور امام پاک حق کو قائم کرنا چاہتے تھے۔

تحفہ اثنا عشریہ کی عبارۃ ۔ امام حسینؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید پلید را بر باطل میدانست و لائق امامت ندید ۔

ترجمہ: حضرت امام حسینؓ یزید ناپاک کو باطل پر جانتے تھے اور لائق امامت نہیں سمجھتے تھے۔

نوٹ: علماء اسلام کا اور خصوصاً علماء اہل سنت کا یہ فیصلہ ہر زمانہ میں متفق علیہ ہے کہ یزید ظالم بادشاہ تھا اور نظام مصطفیٰ کو برباد کر رہا تھا۔

اور امام پاک کا یزید کے خلاف جہاد محض دنیا کی حکومت حاصل کرنے کے لئے نہیں تھا۔ بلکہ اس یزید ظالم کے ظلم سے اسلام کو بربادی سے بچانا مقصود تھا اور وکلاء یزید قوم نواصب کا ہدف یہ ہے کہ اس دنیا میں اگر کوئی "امر جابر ڈکٹیٹر" بادشاہ برائے نام اسلام کا لباس اوڑھ کر جتنا بھی ظلم کرتا رہے "نظام مصطفیٰ کو جس طرح اس کا جی چاہے برباد کرتا رہے"۔ اس کے خلاف کسی کو جہاد کرنے کا حق نہیں ہے ارباب انصاف خوارج اور نواصب کے نظریہ کا یہ نتیجہ ہے کہ آج اسلامی ملکوں کے صدر اور بادشاہ آزاد ہیں اور اسلام کی شکل و صورت بھی جس طرح وہ پیش کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے غریب مسلمانوں کی

کی گردنیں شرم و حیا سے جھکی ہوئی ہیں۔ ظالم بادشاہوں کی ہمدردی میں
درباری مولانا صاحبان نے جھوٹی حدیثیں بنائی کہ بادشاہ جتنا بھی ظالم ہو خاموشی
سے وقت پاس کیا جائے اور اس کے خلاف جہاد نہ کیا جائے لاحول ولا قوۃ
الا باللہ کیا اسی کا نام اسلام ہے کہ شاہی اور حکومتی وظیفہ پر پلنے والے علماء
عیش و عشرت کرتے رہیں اور امراء کا طبقہ اسلام کے نام سے غلط فائدہ
اٹھاتا رہے۔ سرمایہ دار لوگوں کے بھنے گوشت کھائیں اور دودھ پئیں اور
سرکار مدینہ کا کلمہ پڑھنے والے، قرآن پاک کی تلاوت کرنے والے غریب
مسلمان بیمار ہوں تو علاج کرنے سے عاجز ہوں آج جس اسلامی ملک میں
جاگیردار دنیادار کی قدر ہے حکومت کے جس آفس میں جاؤ پیسہ والے کو سلام
ہے اور غریب مسلمان کی کوئی وقعت نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب یزید
جیسے ظالم بادشاہ کو درباری مولانا صاحبان نے خلیفہ رسول کے روپ میں
پیش کیا ہے تو دوسروں کو داد مل گئی ہے اب اگر کچھ لوٹے یزید نبوت کا
دعویٰ بھی کر لیں تو ان کو کوئی روکنے والا نہیں ہے پاکستان کے غیور اور
غریب مسلمانوں کو اس فتنہ سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ جو لوگ یزید کی حمایت
کرتے ہیں یہ لوگ درحقیقت نظام مصطفیٰ کے دشمن ہیں اللہ کے قرآن
کے دین اسلام کے دشمن ہیں اور یہ لوگ غریب مسلمان کے بلکہ ہر قسم کے
غریب عوام کے دشمن ہیں اور یہ لوگ کفار کے درحقیقت نمائندے ہیں

جواب ۵: یزید بن معاویہ اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سے زنا کرتا تھا۔ ثبوت

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبری ص۶۶ ج۵ ذکر عبداللہ بن حنظلہ
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص۲۰۹ یزید
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص۱۳۲ ذکر یزید
(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین ص۵۲۲ ج۴ ذکر معقل
(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ ص۴۲۶ ج۳ ذکر معقل بن سنان
(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبری ص۲۸۳ ج۴ ذکر معقل
(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودہ ص۳۲۶ باب ۶۰
(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن عساکر ج۴ ص۲۷ ذکر عبداللہ بن حنظلہ
(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب فتاوی عبدالحی ص۹۰ ذکر عقیدہ در یزید

الطبقات الکبری کی عبارت: ان عبداللہ بن حنظلہ قال واللہ ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نرمی بالحجارۃ من السماء ان رجلا ینکح الامہات والبنات والاخوات ویشرب الخمر ویدع الصلوٰۃ

ترجمہ: عبداللہ بن حنظلہ فرماتے ہیں کہ یزید بن معاویہ کے خلاف ہم اس وقت اٹھے ہیں کہ جب ہمیں ڈر لگنے لگا تھا کہ ہمیں آسمان

سے پتھر مارے جائیں گے یزید وہ فاسق مرد ہے جو ماں بہنوں اور بیٹیوں سے زنا کرتا ہے اور شراب بھی پیتا ہے اور نماز بھی نہیں پڑھتا۔

نوٹ: ارباب انصاف حضرت عبداللہ بن حنظلہ اور حضرت معقل بن سنان دونوں صحابی رسول ہیں اور بقول علماء اہل سنت تمام صحابہ کرام عادل ہیں۔ پس دو عادل صحابہ کرام کی گواہی سے تاریخ اسلام میں ثابت ہے کہ یزید بن معاویہ ایسا فاسق و بدکار تھا کہ ماں، بہن اور بیٹی سے بھی زنا کرتا تھا اور اسی گواہی کی وجہ سے مولانا عبدالحی نے لکھا ہے کہ جب صحابہ کرام کو یزید کی شراب خوری اور ترک نماز اور زنا محارم کی حالت معلوم ہوئی تو انہوں نے یزید کی بیعت توڑ دی میرے محترم قارئین جب یزید بن معاویہ کی بدکاری اس حد تک پہنچ گئی کہ اس نے نظام مصطفیٰ کا جنازہ ہی نکال دیا اور اوپر سے اسلام کا لباس اوڑھ کر اندر سے دین یہودیت پر عمل کرنا شروع کر دیا تھا تو ایسے حالات میں خاندان نبوت کے لئے خاموشی دشوار ہو گئی اور پھر حضرت امام حسینؑ نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دین اسلام کی حفاظت کی خاطر میدان کربلا میں اپنی اور اپنے خاندان اور اصحاب کی قربانی پیش فرمائی اب اگر کوئی حفاظت اسلام کو قوم معاویہ یزید طلب حکومت کا نام دے دیں تو ان کی مرضی ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کے دل میں امام حسینؑ کی عقیدت اور ان کی قربانی کی قدر پیدا فرمائے

جواب الف: تو اصب یعنی وکلاء یزید کی پیدا کردہ یہ الجھن کہ امام حسینؑ نے محض حکومت دنیا کی خاطر یزید کے خلاف کارروائی کی تھی لفظ حکومت سے کچھ مسلمان اس چکر میں آجاتے ہیں کہ جس طرح اس زمانہ میں کچھ لوگ حکومت دنیا کے لالچ میں کوئی تحریک چلاتے یا فوجی کارروائی کرتے ہیں اور پھر کبھی کامیاب اور کبھی ناکام ہوتے ہیں اسی طرح واقعہ کربلا حکومت دنیا کی ہوس میں ہوا ہے۔ ارباب انصاف ہر مسلمان کا فرض ہے کہ حکومت کا صحیح مفہوم اور معنی سمجھنے کی کوشش کرے۔ کفار مکہ نے ہمارے نبی کریمؐ کی خدمت میں حکومت مکہ کی پیش کش کی تھی بشرطیکہ آنجناب حکومت اسلامی قائم نہ فرمائیں۔ ہمارے نبیؐ نے حکومت مکہ کو ٹھکرا دیا تھا اور وہ اسلامی حکومت کی کوششیں جاری رکھی تھی محترم قارئین یزید بن معاویہ جس طرح اور جس رنگ میں حکومت کر رہا تھا اگر وہ خود بھی اس حکومت کے دینے کی امام حسینؑ کی خدمت میں پیش کش کرتا تو بھی امام حسینؑ علیہ السلام اس حکومت کو اسی طرح ٹھکرا دیتے جس طرح ہمارے نبیؐ نے قریش مکہ کی پیش کردہ حکومت کو ٹھکرایا تھا یا امیر المومنین علی بن ابی طالب نے اہل مدینہ کی پیش کردہ حکومت کو عبدالرحمن بن عوف کے سامنے ٹھکرا دیا تھا۔ پس امام حسینؑ نے یزید والی حکومت کو طلب کرنے کی خاطر ہرگز کارروائی نہیں فرمائی تھی

اسلام اور نظام مصطفیٰ کو غریب عوام میں رائج و نافذ کرنا چاہتے تھے دکھاوا
یزید جیسی حکومت کی طلب سے عالم اسلام کو فریب دیتے ہیں اس حکومت
یزید کی امام پاک کی نگاہ میں کوئی قیمت نہیں تھی، حکومت یزید کی تو یہ ذہنیت
تھی کہ بنو مروان کر بینڈ باجا بجانا جن کا خاندانی اور آبائی پیشہ تھا وہ بھی اس
حکومت پر فائز ہوئے تھے۔ ارباب انصاف واقعہ کربلا کی وجہ ہوس
دنیا اور حکومت کرنے کا لالچ قرار دینا نواصب کی بے انصافی ہے اور
خاندان نبوت کے ساتھ بدگمانی ہے اور بدباطن لوگ انبیاء اللہ پر بھی
اعتراض کرتے رہے ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو محسن اسلام
حضرت امام حسینؑ اور دیگر خاندان نبوت کے احترام کی توفیق عطا کرے
اور ان کی عقیدت و محبت نصیب فرمادے۔

اعتراض: کتاب خلافت معاویہ و یزید کے ناصبی مولف نے
اس بات پر بھی بہت زور دیا ہے کہ حضرت امام حسینؑ
نے لشکر یزید کے سامنے یہ پیش کش فرمائی تھی کہ میں یزید کے پاس جانے
کے لئے تیار ہوں اور ابن معاویہ کے ہاتھ میں ہاتھ رکھ کر بیعت کرنے
کے لئے آمادہ ہوں اور سبائی لوگوں کی سازش سے امام پاک شہید ہو گئے۔
پس معلوم ہوا کہ امام پاک تو یزید بن معاویہ کو تسلیم فرماتے تھے
اور قتل امام کے بارے میں یزید بن معاویہ بے قصور ہے

جواب: خلافت یزید کو تسلیم کرنے کا الزام امام پاک پر ناصبی کا بہتان اور سفید جھوٹ ہے۔

ثبوت ملاحظہ ہو۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر صفحہ ۲۸ جلد ۴ ذکر امام حسینؑ
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۷۵ جلد ۸ ذکر واقعہ کربلا
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری صفحہ ۳۱۲ جلد ۴ ذکر امام حسینؑ
(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۱۳۶ ذکر واقعہ کربلا
(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب۔

البدایہ والنہایہ کی عبارۃ } عن عقبۃ بن سمعان قال لقد صحبت الحسین من مکۃ الی حین قتل واللہ ما من کلمۃ قالہا فی موطن الا وقد سمعتہا وانہ لم یسال ان یذھب الی یزید فیضع یدہ فی یدہ ولا ان یذھب الی ثغر من الثغور ولکن طلب منہم احد امرین اما ان یرجع من حیث جاء واما ان یدعوہ یذھب فی الارض العریضۃ حتی ینظر ما یصیر امر الناس الیہ

تاریخ کامل کی عبادۃ } فقد روی عن عقبۃ بن سمعان انہ قال صحبت الحسین من المدینۃ الی مکۃ ومن مکۃ الی العراق

ولم افارقه حتی قتل و سمعت جمیع مخاطباته الناس الی یوم مقتله فوالله ما اعطاهم ما یتذ اکو بعض الناس من انه یضع یده فی ید یزید ولا ان یسیره الی ثغر من ثغور المسلمین ولکنه قال دعونی ارجع الی المکان الذی اقبلت منه او دعونی اذهب فی هذه الارض العریضة حتی ننظر الی ما یصیر الیه امر الناس فلم یفعلوا۔

ترجمہ: دونوں عبارتوں کا عقبہ بن سمعان بیان کرتا ہے کہ مدینہ، مکہ اور مکہ سے عراق تک میں امام حسینؑ کے ساتھ رہا ہوں اور وقت شہادت تک میں آنجناب سے جدا نہ ہوا اور وقت شہادت تک لوگوں سے آنجناب نے جتنے خطاب فرمائے ہیں وہ تمام ارشادات میں نے سنے ہیں جو کچھ آنجناب کے خلاف نواصب الزام لگاتے ہیں کہ امام حسینؑ نے یزید کے ہاتھ میں ہاتھ رکھ کر بیعت کرنے کا ارادہ فرمایا خدا کی قسم یہ بات امام حسینؑ نے ہرگز نہیں فرمائی تھی اور نہ ہی آنجناب نے کسی سرحد کی طرف جانے کی خواہش کی تھی البتہ امام پاک نے یہ فرمایا تھا کہ تم ہمارا راستہ نہ روکو میں یا تو جس جگہ سے آیا ہوں واپس چلا جاتا ہوں اور یا زمین خدا وسیع ہے میں کسی اور جگہ چلا جاتا ہوں۔

نوٹ: ارباب انصاف ہم نے دیانت داری سے تاریخ اسلام کا مطالعہ کیا ہے اور ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ نے

حکومت یزید کو ہرگز تسلیم نہیں فرمایا اور امام پاک کا بیعت یزید کے لئے تیار ہونا نواصب کا بنایا ہوا۔ سفید جھوٹ ہے کتاب اہل سنت تاریخ کامل اور تاریخ طبری میں علماء اہل سنت نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں کہ جب امام پاک سے کربلا میں کہا گیا تھا کہ اگر آپ کو زندگی کی ضرورت ہے آپ کو ہر صورت میں بیعت یزید کرنا پڑے گی تو اس وقت امام نے فرمایا تھا کہ خدا کی قسم ذلیل لوگوں کی طرح میں ان کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دوں گا اور غلاموں کی طرح ان کی حکومت کا میں اقرار نہیں کروں گا۔ نیز مدینہ پاک اور مکہ معظمہ میں بھی امام پاک نے بیعت یزید سے انکار کیا تھا۔

اعتراض: کتاب خلافت معاویہ یزید کے ناصبی مؤلف محمود احمد عباسی نے اور اس کی روحانی اولاد نے ذریت ابو سفیان کی ظالمانہ کارروائی کو چھپانے کی خاطر اور خاندان نبوت کی مظلومیت پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ محاذ بھی بنایا ہوا ہے کہ فوج یزید نے کربلا میں جنگ کی ابتداء نہیں کی تھی بلکہ امام پاک کی فوج میں جو لوگ تھے انہوں نے جنگ کی ابتداء کی تھی اور پھر لشکر یزید کو کارروائی کرنا پڑی۔

جواب: میدان کربلا میں جنگ کی ابتداء فوج یزید نے کی تھی اور امام پاک کے ساتھیوں پر مذکورہ الزام نواصب کا بنایا ہوا سفید جھوٹ ہے۔

ثبوت ملاحظہ ہو

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۸۱

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر صفحہ ۲۳

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری صفحہ ۲۲۵

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۱۴۳

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین صفحہ ۲۳۴ فصل ۱۱

البدایہ {فتقدم عمر بن سعد وقال لمولاہ یا درید ادن رایتک فادناھا ثم شمر عمر عن ساعدہ ورمی بسہم وقال اشھدوا انی اول من رمی القوم قال فترامی الناس بالنبال۔

ترجمہ: میدان کربلا میں عمر بیٹا سعد کا آگے بڑھا اور اپنے غلام درید نامی سے کہا کہ فوج کے علم کو قریب لاؤ پس وہ قریب لایا پھر عمر نے اپنی آستین کو سمیٹا اور امام پاک کو تیر مارا اور کہا کہ تم گواہی دینا کہ امام حسین کو میں نے پہلے تیر مارا تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف مذکورہ عمر بن سعد میدان کربلا میں لشکر یزید کا سب سے بڑا افسر تھا اور فوج یزید کو گواہ بنا رہا تھا کہ میں نے خاندان نبوت کے ساتھ جنگ کی ابتداء کی ہے پس عمر کے اپنے مذکورہ اقرار کے

بعد نواصب کا انکار سفید جھوٹ ہے۔

اعتراض: محمود احمد عباسی ناصبی اور اس کی روحانی اولاد نواصب نے اس بات پہ بھی زور دیا ہے کہ عمر بن سعد معاذ اللہ حضرت امام حسینؑ کا رشتہ دار تھا پس قریبی رشتہ دار ہوکر ناممکن ہے کہ وہ خاندان نبوت پر ظلم کرے۔

جواب علمی: عباسی ناصبی نے اس مقام پر فریب سے کام لیا ہے کیوں کہ ایک قبیلہ سے ہونا، ہم قوم ہونا اور بات ہے اور رشتہ ہونا اور بات ہے عمر کے باپ سعد کے قبیلہ کی اگر کسی خاتون کی کسی ہاشمی مرد سے شادی ہوئی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس خاتون کا تمام قبیلہ بنو ہاشم رشتہ دار ہو گیا ہے خود عباسی کے اپنے قبیلہ کی کئی خواتین کے رشتے دوسرے قبائل میں ہوئے ہوں گے مگر وہ قبائل نہ ہی عباسی ناصبی کو اور نہ ہی اس کے خاندان کو جانتے ہیں۔

جواب: قرآن پاک گواہ ہے کہ حضرت آدم کے دو بیٹے ہابیل اور اور قابیل دونوں سگے بھائی تھے اور قابیل ہابیل کا قاتل بھی ہے اور حضرت یوسف نبی کے ساتھ جو کچھ اس کے بھائیوں نے کیا ہے اس ظلم پہ بھی قرآن پاک گواہ ہے نیز عباسی ناصبی کے اپنے خاندان میں ہارون عباسی کے دو بیٹوں میں امین اور مامون میں جو جنگ ہوئی ہے اس

مامون نے اپنے بھائی امین کو جب یہ رزوری سے قتل کیا یہ بات عباسی نامی کے اپنے گھر کی ہے خلاصہ جس قسم کی رشتہ داری کا رونا ناصبی روتا ہے اس قسم کی رشتہ داری تو عثمان اور قاتلانہ عثمان میں اور طلحہ و قاتل طلحہ میں اور جناب عائشہ و قاتل عائشہ میں اور مروان اور اس کی قاتل بیوی میں بھی موجود ہے۔

بیوہ یزید زوجہ مروان اگر مروان کی بیوی ہو کر مروان کو قتل کر سکتی ہے تو جعدہ بنت اشعث جناب ابو بکر کی بھانجی حاکم شام کے حکم سے اپنے شوہر فرزند نبی امام حسن کی قاتل بھی ہو سکتی ہے اور آنجناب کو زہر دے کر شہید بھی کر سکتی ہے۔ دنیا میں کئی خواتین ہیں کہ انہوں نے اپنے شوہر قتل کرائے ہیں اور کئی بھائی اور بیٹے ہیں جنہوں نے اپنے باپ اور بھائی کو قتل کیا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ اگر بفرض محال میدان کربلا میں ایسے لوگ بھی تھے جو بنو ہاشم کی بیویوں کے رشتہ دار تھے تو کیا حرج ہے کیا دنیا میں ایسے لوگ موجود نہیں ہیں کہ جنہوں نے اپنے داماد قتل کئے ہیں۔ عباسی ناصبی کے قریب سے یزید ظالم کے ظلم پر پردہ نہیں ڈالا جا سکتا اور خاندان نبوت و سرکار سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی شہادت و مظلومیت کو چھپایا نہیں جا سکتا اور ابن سعد کی قرابت داری کی کوئی قیمت نہیں اور جنگ کی

ابتداء بھی فوج یزید نے کی ہے اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں۔

جواب ۳

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الطوال صفحہ ۲۵۲ ذکر واقعہ کربلا۔
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ابن اثیر صفحہ ۲۶ ج ۴ ذکر امام حسینؑ
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری صفحہ ۳۰۸ ج ۲ ذکر سنہ ۶۱

اخبار الطوال } فانی اکرہ ان ابدء ھم بقتال حتی یبدء وا
کی عبارت }

ترجمہ: میدان کربلا میں امام حسین نے فرمایا تھا کہ میں جنگ کرنے کی ابتداء کرنے کو ناپسند کرتا ہوں حتی کہ یہ فوج یزید جنگ کی خود ابتداء کرنے۔

نوٹ: ارباب انصاف فوج یزید کا افسر عمر بن سعد بھی اقرار کرتا ہے کہ کربلا میں خاندان نبوت کے ساتھ جنگ کی ابتداء میں نے کی ہے اور اس بات پر لشکر یزید کو بھی گواہ بنایا ہے اور امام پاک نے بھی فرمایا ہے کہ میں اپنی طرف سے جنگ کرنے کی ابتداء کو ناپسند کرتا ہوں اب اس کے بعد نواصب کا جنگ کرنے کی ابتداء کرنے میں خاندان نبوت کو مورد الزام ٹھہرانا بالکل بے انصافی ہے۔

اعتراض: کربلا میں خاندان نبوت پر پانی بند نہیں کیا گیا۔ بیان عباسی ناصبی اور دوسرے وکلاء یزید نے خاندان نبوت کے مصائب کو چھپانے کی خاطر یہ مغالطہ بھی بیان کیا ہوا ہے کہ کربلا میں خاندان نبوت پر پانی بند کئے جانے کا دعوی بے بنیاد ہے کیونکہ عمر بن سعد بنو ہاشم کا رشتہ دار تھا اور قربت دار ہونے کی وجہ سے اس نے یہ کس طرح گوارا کیا وہ خاندان نبوت پر پانی بند کرے۔

جواب: کربلا میں پانی بند کئے جانے سے انکار وکلاء یزید کا سفید جھوٹ ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الطوال صفحہ ۲۵۱ ذکر امام حسینؑ

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر صفحہ ۲۶ ج ۴ واقعہ کربلا۔

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب صفحہ ۶۶ ج ۱ ذکر سنہ ۶۱

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری صفحہ ۳۰۶ ج ۶ ذکر کربلا۔

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر صفحہ ۲۸ ذکر امام حسینؑ۔

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین صفحہ ۲۳۱ فصل گیارہ

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب الفصول المہمہ صفحہ ۱۹۱

اخبار الطوال کی عبارت: اما بعد فجعجع بالحسین حین یبلغک کتابی ویقدم علیک رسولی فلا تنزلہ الا بالعراء فی

غیر حصن و غیر ماء قد امرت رسولی ان یلزمک ولا یفارقک حتی یاتی بانفاذک امری والسلام۔

ترجمہ: تاریخ کامل اور اخبار الطوال دونوں میں یہ لکھا ہے کہ یزید کے گورنر ابن زیاد نے ایک فوجی افسر کو یہ خط لکھا تھا کہ جب میرا یہ خط پہنچے تو تم حسین بن علیؑ کا گھیراؤ کرو اور تم انھیں کسی ایسی جگہ جو غیر محفوظ ہو اور ایسا بیابان ہو جس میں پانی نہ اترنے پر مجبور کرو اور میں نے اپنے قاصد کو حکم دیا ہے کہ وہ تم سے جدا نہ ہو آپ کے ساتھ رہے تاکہ میرے حکم پر آپ کے عمل پیرا ہونے کی میرے پاس خبر لائے والسلام

نوٹ: ارباب انصاف اس خط سے معلوم ہوا کہ عباسی ناصبی کا کربلا کو ایک اتفاقی واقعہ قرار دینا سفید جھوٹ ہے بلکہ اس خط سے یہ ظاہر ہوگیا کہ حکومت یزید نے پوری تیاری کے ساتھ گھیراؤ کرکے خاندان نبوت کو پیاسا رکھ کر قتل کیا ہے۔

جواب نمبر ۲: حکومت یزید کا حکم کہ خاندان نبوت پر پانی بند کیا جائے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الطوال صفحہ ۲۵۵ ذکر کربلا۔

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب صفحہ ۶۶ سنہ ۶۱

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری صفحہ ۳۱۲ سنہ ۶۱

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر صفحہ ۲۸ ذکر کربلا

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۷۵ ج ۸ ذکر الحسین

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب نزول الابرار صفحہ ۹۳ ذکر کربلا۔

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صفحہ ۱۱۸ ذکر کربلا

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب الفصول المہمہ صفحہ ۱۹۱

اخبار الطوال کی عبارت } ورد کتاب ابن زیاد علی عمر بن سعد ان امنع الحسین واصحابہ الماء فلا یذوقوا منہ حسوۃ کما فعلوا بعثمان... وذالک قبل مقتلہ بثلاثۃ ایام فمکث اصحاب الحسین عطاشی۔

ترجمہ: حکومت یزید کے گورنر ابن زیاد کا اپنے فوجی افسر کے نام یہ خط اور آرڈر جاری ہوا کہ فرزند رسول امام حسین اور آنجناب کے ساتھیوں پر پانی بند کرو اور خاندان نبوت ایک گھونٹ پانی کا نہ چکھنے پائے، عثمان اموی کے ساتھ اسی طرح ہوا ہے اور امام پاک کی شہادت سے تین دن پہلے پانی بند کیا گیا تھا۔

صواعق محرقہ کی عبارت } لما منعوہ واصحابہ الماء ثلاثا

ترجمہ: امام حسین اور آنجناب کے ساتھیوں پر تین دن پانی بند

کیا گیا تھا۔

نزل الابرار۔ وحالو بین الماء وبین الحسینؑ

کی عبارت ہے

ترجمہ: امام پاک میں اور پانی میں رکاوٹ پیدا کر دی گئی

نوٹ: مذکورہ حوالہ جات سے یہ تین باتیں روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی ہیں کہ خاندان نبوت پر پانی بند کیا گیا ہے اور بندش بھی تین دن تک رہا ہے اور حکومت یزید نے خون عثمان کا بدلہ لینے کی خاطر خاندان نبوت کو قتل کیا ہے۔

ارباب انصاف خود علماء اہل سنت نے اقرار کیا ہے کہ قتل عثمان کے وقت حفاظت کی خاطر امام حسنؑ اور امام حسینؑ پہرہ دے رہے تھے اور عثمان کے گھر پانی پہنچانے کا انتظام بھی آل نبی نے فرمایا تھا پس حکومت یزید کا واقعہ کربلا کو خون عثمان کا بدلہ قرار دینا بدترین قسم کا ظلم ہے اور بے انصافی ہے۔

حکومت یزید نے ناکہ بندی بھی کی تھی تاکہ خاندان نبوت کی مدد کے لئے کوئی باہر سے نہ پہنچ سکے۔

ثبوت:

اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۷۰ / ۸

البدایہ ۔ قال حصین حدثنی ھلال بن یساف أن ابن
کی عبارت [أ زیاد امر الناس ان یاخذ ما بین واقصہ
الی طریق الشام الی طریق البصرہ حفظا ۔ فلا یدعون احدا یلج
ولا احد یخرج۔

ترجمہ : راوی ہلال بن یساف بیان کرتا ہے کہ حکومت یزید کے
گورنر ابن زیاد نے حکم دیا تھا کہ شام اور بصرہ وغیرہ کی راہیں بند کی جائیں
نہ کوئی باہر سے اندر آسکے اور نہ کوئی اندر سے باہر جاسکے۔

اعتراض : عباسی ناصبی اور اس کی روحانی اولاد نے خاندان نبوت کی مظلومیت کو چھپانے کی خاطر امام حسینؑ کی اس
مظلومیت سے انکار کی بھی ناکام کوشش کی ہے کہ آنجناب کی شہادت
کے بعد امام پاک کی لاش پر گھوڑے دوڑائے گئے۔

جواب : امام حسینؑ کی شہادت کے بعد آنجناب کی لاش پر حکومت یزید نے گھوڑے بھی دوڑائے تھے

ثبوت :

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۸۹ ذکر الحسینؑ
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ نمبر ۲۲ ذکر الحسینؑ
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل صفحہ ۲۱ ذکر الحسینؑ

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابوالفدا صفحہ ۱۹۱ ذکر کربلا۔

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین صفحہ ۲۴۵ ج ۲ ذکر شہادت

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس صفحہ ۳۹۸ ج ۲ ذکر الحسین

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب سر الشہادتین صفحہ ۶۱ ذکر شہادت

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صفحہ ۱۸ ذکر الحسین

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار صفحہ ۹۵ ذکر امام پاک۔

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذھب صفحہ ۴۲ ج ۲ ذکر الحسین

ان عمر بن سعد امر عشرۃ فرسان فداسو الحسین

بحوافر خیولھم حتی الصقوہ بالارض یوم المعرکۃ

سر الشہادتین کی عبارت | وامر عمر بن سعد و شمر نفرا فرکبو خیولھم وا وطئو الحسین

ترجمہ: دونوں عبارتوں کا ترجمہ یہ ہے کہ عمر بن سعد اور شمر لعین نے دس عدد سواروں کو حکم دیا تھا کہ وہ امام حسین کی لاش کو روند ڈالیں پس وہ گھوڑوں پر سوار ہوئے اور فرزند نبی امام حسینؑ کی لاش اقدس کو گھوڑوں کے پاؤں سے اس طرح روند ڈالا تھا کہ لاش اقدس ریزہ ریزہ ہو کر زمین سے پیوست ہو گئی تھی۔

خلافت: قرآنی فیصلہ ہے کہ عہدہ خلافت حق تعالیٰ کی طرف سے کسی ظالم کو نہیں پہنچے گا۔ یزید نے خاندان نبوت پر ظلم کی انتہا کر دی پس حکومت یزید کو خلافت کا نام دینا بالکل بے انصافی ہے۔

اعتراض عباسی ناصبی اور اس کی روحانی اولاد نے امام حسینؑ کی کرامت اور معجزہ سے بھی انکار کی ناکام کوشش کی ہے۔

امام پاک کے سر مبارک نے شہادت کے بعد قرآن پاک پڑھا تھا۔

جواب: شہادت کے بعد امام حسینؑ کے سر مبارک نے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب سر الشہادتین ص ۴۹ شاہ عبد العزیز محدث
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص ۸۰ م دمیری
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب شواہد النبوت ص ۱۶۲ م مولانا جامی
(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۱۳۵ م شبلنجی
(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین ص ۲۱۶ م محمد الصبان
(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الشہداء ص ۴۲۳ م واعظ کاشفی

حیوۃ الحیوان کی عبارت } وتکلم بعد الموت اربعۃ یحیٰی بن ذکریا و حبیب النجار و جعفر الطیار والحسینؑ بن علیؑ حیث قال وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

ترجمہ: چار شخصوں نے موت کے بعد کلام کیا ہے جناب یحیٰی نے اور حبیب نجار اور جعفر طیار نے اور امام حسینؑ نے امام پاک نے شہادت کے بعد اس آیت کو تلاوت فرمایا تھا کہ عنقریب ظلم کرنے والوں

کو اپنے ٹھکانے اور انجام کا پتہ چل جائے گا۔

شواہد النبوۃ کی عبارت } اختصار ملحوظ ہے ترجمہ ملاحظہ ہو زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ جب ابن زیاد نے حکم دیا کہ امام حسینؑ کے سر مبارک کو کوفہ کی گلیوں میں پھرایا جائے تو میں اپنے حجرہ میں بیٹھا تھا جب سر اقدس میرے حجرہ کے سامنے آیا تو اس آیت کی تلاوت کی ان اصحاب الکھف والرقیم کانوا من آیاتنا عجبا میں نے عرض کی کہ اے فرزند نبی تیری درد بھری داستان اصحاب کہف سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے۔

روضۃ الشہداء کی عبارت } ترجمہ ملاحظہ ہو جب امام پاک کے سر مبارک کو ابن زیاد کے سامنے نیزہ سے اتارا گیا تو سر مبارک نے لبوں کو ہلایا اور یہ آیت تلاوت کی ولا تحسبن اللّٰہ غافلا عما یعمل الظالمون کہ ظالموں کے ظلم سے اللہ تعالیٰ کو غافل گمان نہ کر۔

اعتراض: وکلاء یزید کی طرف سے اس قاتل خاندان نبوت کی یوں بھی صفائی پیش کی جاتی ہے کہ یزید نے نہ ہی خود امام حسینؑ کو قتل کیا ہے اور نہ ہی ان کے قتل کا حکم دیا ہے اور نہ ہی آنجناب کے قتل پر راضی تھا لیس یزید کو قتل امام پاک کا الزام دینا روافض کا غلط پراپیگنڈہ ہے۔

جواب: علماء اہل سنت کا فیصلہ ہے کہ یزید امام حسینؑ کے قتل پر راضی بھی اور خوش بھی تھا اور خاندان نبوت کی توہین بھی کی ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عقائد نسفی ص ۱۱۳ ذکر امامت

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص ۳۰ ذکر تکفیر مسلم

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب ص ۶۹ ج ۱ ذکر سنہ ۶۱

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار ص ۹۶ ذکر الحسینؑ

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص ۳۰۹ ج ۲ مبحث ۶

شرح عقائد والحق ان رضی یزید بقتل الحسینؑ و استبشاره بذلک و اهانته اهل بیت النبی مما تواتر معناه وان کان تفاصیلها احاد فنحن لا نتوقف فی شانه بل فی ایمانه لعنة الله علیه وعلی انصاره و اعوانه

ترجمہ: حق یہ ہے کہ یزید کا امام حسینؑ کے قتل پر خوش ہونا اور راضی ہونا اور اہل بیت النبی کی توہین کرنا ایسا امر ہے جس کا یقین ہے اگرچہ واقعات کی تفصیل کے بارے میں ہر امر کا گمان ہے پس ہمیں یزید کو بے ایمان کہنے سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے خدا کی لعنت ہو یزید اور اس کے مددگاروں پر۔

نوٹ: مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز کا اپنے تحفہ صفحہ ۳۲ باب مطابق ابی بکر طعن ۲ میں یہ فتویٰ موجود ہے کہ امام حسین کی مصیبت پر خوشی کرنے والا مرتد ہے اور یزید نے تو امام حسین کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا اور اس سلسلہ میں ہم اب تاریخ اسلام سے ثبوت پیش کر کے عالم اسلام کو دعوت انصاف دیتے ہیں۔

پہلا ثبوت:

یزید کا اپنے گورنر ولید کو حکم دینا کہ امام حسین کو قتل کیا جائے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین للخوارزمی صفحہ ۸۰ فصل ۹

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودة صفحہ ۳۳۲ باب ۹۱

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی صفحہ ۲۹۹ ذکر یزید

مقتل کی عبارۃ: قال ثم کتب صحیفة صغیرة کانها اذن فارة فیها اما بعد فخذ الحسین بالبیعة اخذا شدیدا لیست فیه رخصة ومن ابی علیک منهم فاضرب عنقه وابعث الی براسه والسلام

ترجمہ: یزید نے مرگ معاویہ کی اطلاع جب اپنے گورنر ولید کو دی تو ایک چھوٹے سے پرزہ پر یہ بھی لکھ کر ساتھ بھیج دیا کہ ابن عمر اور ابن زبیر اور امام حسین سے میری بیعت سختی

سے کوئی بھی انکار کرے تو اس کی گردن کاٹ کر اس کا سر میرے پاس روانہ کردو والسلام

نوٹ: یعقوبی اور ینابیع میں اسی طرح لکھا ہے کہ یزید نے حاکم مدینہ ولید کو امام حسینؑ کے قتل کا حکم دیا تھا جس طرح فرعون بنو اسرائیل کے بچوں کے قتل کا حکم دے کر بحکم قرآن ان کا قاتل بن گیا اسی طرح یزید بھی خاندان نبوت کا قاتل بن گیا۔

دوسرا ثبوت:

یزید نے اپنے گورنر ابن زیاد کو حکم دیا تھا کہ امام حسینؑ کو قتل کیا جائے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السئول صفحہ ۲۶ م ابن طلحہ شافعی

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار صفحہ ۱۳۹ م مومن شبلنجی

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت الحسین صفحہ ۶۳ م عاشق حسین صوفی

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب نور العین فی مشہد الحسین صفحہ ۲۵

مطالب کی ع فکتب عبید اللہ الی الحسین اما بعد فقد بلغنی عبادۃ ما نزدلک بکربلا وقد کتب الی یزید بن معاویہ ان لا اتوسد الوثیر ولا اشبع من الخمیر حتی الحقک باللطیف الخبیر او ترجع الی حکمی وحکم یزید والسلام

ترجمہ: حکومت یزید کے گورنر ابن زیاد نے امام حسینؑ کو یہ خط بھی لکھا تھا کہ آپ کے کربلا میں اترنے کی خبر مجھے پہنچ گئی ہے اور مجھے یزید بن معاویہ نے یہ خط لکھا ہے کہ نہ ہی میں پیٹ بھر کر کھانا کھاؤں اور نہ ہی بستر بچھاؤں، تاوقتیکہ میں آپ کو قتل نہ کر دوں یا آپ میری اور یزید کی اطاعت قبول کریں۔

نوٹ: مذکورہ حوالہ جات میں یزید کا اپنے گورنروں کو امام حسینؑ کے قتل کا حکم دینا صاف لکھا ہوا ہے اور یہ حکم دلائے یزید کی خیانت علمی کا ٹھوس ثبوت ہے۔

تیسرا ثبوت:

ابن زیادہ کا اقرار میں نے امام حسین کو بحکم یزید قتل کیا تھا۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۱۹

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۶۹

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۴۰۸

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الطوال ص ۳۸۴

البدایہ کی ؛ قال ابن زیاد لا جمعت للفاسق قتل ابن عبادۃ و رسول اللہ و غزو الکعبہ

ترجمہ: جب یزید بن معاویہ نے اپنے گورنر ابن زیاد کو

حکم دیا تھا کہ تو ابن زبیر کے ساتھ مکہ میں جا کر جنگ کر تو اس وقت ابن زیادہ نے کہا تھا کہ میں اس فاسق کے ان دونوں حکموں کی اطاعت نہیں کروں گا ایک قتل فرزند نبی اور ایک کعبۃ اللہ میں جنگ۔

نوٹ: ابن زیادہ عبداللہ بن زبیر سے جنگ کرنے سے پہلے امام حسینؑ کو شہید کر چکا تھا۔ اور تاریخ کامل میں لکھا ہے کہ ابن زیادہ نے کہا تھا کہ یزید نے کہا تھا کہ تو حسینؑ بن علی کو قتل کر ورنہ میں تجھے قتل کر دوں گا اور اخبار الطوال میں لکھا ہے کہ یزید نے مجھے امام پاک کے قتل کا حکم دیا تھا ابن زیادہ نے یہ بیان بطور عذر پیش کیا تھا جب اس پر سوال ہوا تھا کہ تو نے فرزند نبی کو کیوں قتل کیا تھا۔

چوتھا ثبوت:

عبداللہ بن عباس کی گواہی کہ یزید نے امام حسینؑ کو قتل کیا ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل صفحہ ۹۳ ج ۴ م ابن اثیر

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۱۵۹ م سبط بن جوزی

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی صفحہ ۲۳۵ م ابن واضح

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسینؑ صفحہ ۲۸ ج ۲ م خوارزمی

تاریخ کامل: وقد قتلت الحسینؑ و فتیان عبد المطلب مصابیح الهدیٰ و نجوم الاعلام غادرتهم خیلک بامرک

فی مسجد مرملین بالدماء وقد قتلت ولد ابی و سیفک یقطر من دمی وانت اشد ثاری ۔

ترجمہ: ابن عباس نے یزید بن معاویہ کو ایک خط کے جواب میں لکھا تھا کہ اے یزید تو نے امام حسینؑ کو قتل کیا ہے اور عبد المطلب کی اولاد سے ایسے جوانوں کو قتل کیا ہے جو ہدایت کی شمع اور رہنمائی کے ستارے تھے تیرے حکم سے تیرا لشکر ان کو بغیر کفن کے مٹی پر چھوڑ آیا ہے اس حال میں کہ ان کے جسم خون سے بھرے ہوئے تھے تو نے میرے باپ کی اولاد کو قتل کیا ہے تیری تلوار میرے خون سے ٹپک رہی ہے تو ہی ایک مجرم ہے میرا جس سے بدلہ لیا جائے ۔

پانچواں ثبوت :

عبد اللہ بن زبیر کی گواہی کہ یزید نے امام حسین کو قتل کیا ہے ۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص۵۱

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الاول ص۱۱

اخبار الاول م ان ابن زبیر خلع یزید ولعنہ و کی عبادۃ انہ عابد لقتل الحسینؑ ۔

ترجمہ : عبد اللہ بن زبیر نے یزید کو حکومت سے ہٹانے کا اعلان کر دیا اور یزید کی مذمت کی کیوں کہ یزید نے امام حسینؑ

کو قتل کیا تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن زبیر دونوں صحابی رسول ہیں۔ اور یزید کے قاتل امام حسین ہونے کی گواہی دے رہے ہیں اور عالم اسلام نے اگر صحابہ کرام کی گواہی بھی تسلیم نہیں کرنی تو پھر وامصیبتاہ علی الاسلام۔

چھٹا ثبوت:

امام علی بن الحسین کی گواہی کہ یزید امام حسین کا قاتل ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین صفحہ ۴۲ ج ۲ خوارزمی

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب

مقتل کی عبارۃ { یا یزید محمد هذا جدی ام جدک فان زعمت انه جدک فقد کذبت وان قلت انه جدی فلم قتلت عترته

ترجمہ: دربار یزید میں جب اذان کی آواز آئی تو امام سجادؑ نے فرمایا اے یزید کیا محمدؐ رسول اللہ تیرا نانا ہے یا ہمارا نانا ہے اگر تو دعویٰ کرے کہ تیرا نانا ہے تو تو جھوٹا ہے اگر ہمارا نانا ہے تو پھر تو نے ان کی اولاد کو قتل کیوں کیا ہے۔

نوٹ: امام معصوم کی گواہی ہے کہ یزید نے امام حسین کو قتل

ساتواں ثبوت:

جناب زینبؑ کی گواہی کہ یزید قاتل حسینؑ ہے

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسینؑ ص۶۵

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب دائرۃ المعارف ص ذکر زینب

مقتل کی ۔ وکیف لا تقول ذالک وقد نکات القرحۃ یا قتلک

عباد ۔ أدماء ذریۃ ال محمد و نجوم الارض من

ال عبد المطلب

ترجمہ: جب اسیران کربلا یزید کے دربار میں پہنچے تو یزید خوش ہو کر ایسے اشعار پڑھنے لگا جو اس کے نقصان کا ثبوت تھے اس وقت جناب زینبؑ نے فرمایا تھا کہ اے یزید تو یہ اشعار کیوں نہ پڑھے تو نے میرے زخموں کو اور دکھا دیا ہے تو نے اولاد رسولؐ تو نے اولاد عبد المطلب کا خون بہایا ہے

نوٹ: ہمیں عالم اسلام سے یہ شکوہ ہے کہ وہ نائلہ زوجہ عثمان کو قتل عثمان کا گواہ مانتے ہیں مگر فرزند نبیؐ امام حسینؑ کی بہن اور بیٹے کو قتل امام حسینؑ پر گواہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

آٹھواں ثبوت:

عبداللہ بن عمر کی گواہی کہ یزید امام حسینؑ کا قاتل ہے

(۱) اہل سنت نے نقل کیا ہے۔

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب — نبغضنی البر والفاجر بما استعظم الناس من قتلی حسینا مالی وللابن مرجانہ لعنہ اللہ

ترجمہ: امام پاک کے قتل کے بعد یزید نے کہا تھا کہ میرے امام حسین کو قتل کرنے کے باعث ہر نیک و بد میرے ساتھ بغض رکھتا ہے خدا ابن مرجانہ پر لعنت کرے۔

نوٹ: اس کے بعد اب ہم علماء اہل سنت کی گواہیاں پیش کرتے ہیں کہ یزید نے امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا تھا۔

ثبوت نمبر ۱:

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی گواہی کہ یزید امام حسین کا قاتل ہے

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۶ باب اول

چوں اشقیای شام عراق بگفتہ یزید پلید امام ہمام را در کربلا شہید ساختند۔

ترجمہ: جب شام و عراق کے کمینہ لوگوں نے یزید پلید کے کہنے پر امام حسین کو کربلا میں شہید کیا تھا۔

نوٹ: شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا یزید کو پلید لکھنا بھی نواصب کے لئے باعث عبرت ہے۔

ثبوت ۱۲ :

مولوی حیدر علی کی گواہی کہ یزید امام حسینؑ کا قاتل ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب ازالۃ الغین صفحہ ۳۶۹

یزید پلید حاکم مدینہ را اذان اعلام نمود بیعت از عبداللہ بن عمرو امام حسینؑ وغیرہ ہمادر غوا ست و بتاکید بلیغ نوشت کہ بیعت نکنند سرہائے شاں باید فرستاد

ترجمہ: یزید پلید نے حاکم مدینہ کو بڑی تاکید سے لکھا کہ عبداللہ بن عمرو اور امام حسینؑ وغیرہ سے بیعت لو اگر انکار کریں تو ان کے سر میرے پاس روانہ کرو۔ منقول از ناصبان ہاک عفو رقم۔

ثبوت ۱۳ :

شاہ عبدالحق کی گواہی کہ یزید قاتل امام حسینؑ ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ اللمعات صفحہ ۶۲۳ باب مناقب قریش

کہ ذاقیل و عجب است ازیں قائل کہ یزید را نگفت کہ امر کنندہ عبید اللہ بن زیاد بود وھیچ کرد بامر کہ رضاے وے کرد

ترجمہ: کسی نے عبیداللہ بن زیاد کی امام حسینؑ کو قتل کرنے کے باعث مذمت کی ہے۔ شاہ عبدالحقؒ فرماتے کہ اس کی مذمت کرنے والے پر تعجب ہے کہ اس نے قاتلان امام پاک میں یزید کو شمار نہیں کیا کیوں کہ یزید

ہی ابن زیاد کو امام حسینؑ کے قتل کا حکم دینے والا ہے اور خاندان نبوت پر جو ظلم بھی ابن زیاد نے کیا ہے وہ یزید کے حکم اور رضا سے کیا ہے۔

ثبوت نمبر ۱۴:

ابن کثیر دمشقی کی گواہی کہ یزید امام حسین کا قاتل ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۲۴۲ ذکر سنہ ۶۲

وقد تقدم انہ قتل الحسین واصحابہ علی یدی عبید اللہ بن زیاد

ترجمہ: یزید کا ابن عقبہ کو مدینہ منورہ لوٹنے کا حکم دینا بہت بڑا گناہ ہے اور ساتھ ہی کئی صحابہ کرام کا قتل ہونا بھی یزید کے ذمہ ہے اور پہلے گزر چکا ہے کہ یزید نے ابن زیاد کے ذریعہ امام حسین اور آنجناب کے اصحاب کو قتل کیا ہے۔

ثبوت نمبر ۱۵

سعید بن المسیب کی گواہی کہ یزید قاتل امام حسینؑ ہے

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الیعقوبی ج ۲ ص ۲۴۰ ذکر یزید

وکان سعید بن المسیب یسمی سنی یزید بن معاویہ بالشوم فی السنۃ الاولی قتل الحسین بن علی واھل بیت رسول اللہ

ترجمہ: سعید بن المسیب یزید کی حکومت کو اسلام کا منحوس دور شمار فرماتے تھے۔ یزید نے اپنی حکومت کے پہلے سال امام حسینؑ

اور دیگر خاندانِ نبوت کو قتل کیا ہے۔

ثبوت ۱۶:

امام ذہبی کی گواہی کہ یزید امام حسین کا قاتل ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب ص۶۹ ج۱ م ابی فلاح حنبلی

قال الذهبی یزید کان ناصبیا فظا غلیظا تیناول المسکر
یفعل المنکرا فتتح دولته بقتل الحسین وختمها بوقعة
الحرة۔

ترجمہ: امام ذہبی یزید کے بارے فرماتے ہیں کہ وہ دشمن
خاندان نبوت تھا، شرابی و بدکار اور بد خلق تھا اپنی حکومت کا آغاز امام
حسین کے قتل کے ساتھ کیا تھا اور اختتام واقعہ حرہ کے ساتھ کیا تھا۔

ثبوت ۱۷:

شیخ محی الدین کی گواہی کہ یزید قاتل امام حسین ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب دروس التاریخ الاسلامی ص۴۹ ج۲

اربع جنایات جناها یزید الاولی قتل الحسین

ترجمہ: یزید نے چار گناہ کئے تھے ۱۔ امام حسین کو قتل کیا ۲۔
خانہ کعبہ کو گرایا ۳۔ مدینہ منورہ کو لٹوایا اور فرزند کے پالے یہ چار گناہ
بہت بڑے ہیں جو یزید نے کئے تھے۔

ثبوت نمبر ۱۸:
قاضی ثناء اللہ کی گواہی کہ یزید نے امام حسینؑ کو قتل کیا ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر المظہری صفحہ ۲۱ پارہ نمبر ۲۰ سورۃ ابراہیم
وقتلوا حسینا ظلما وکفر یزید بدین محمد

ترجمہ: قاضی ثناء اللہ عثمانی اس آیت کی تفسیر میں کہ واحلوا قومھم دار البوار فرماتے ہیں کہ بنو امیہ کافر تھے حتی کہ ابو سفیان و معاویہ وغیرہ مسلمان ہوئے پھر یزید اور اس کے ساتھیوں نے نعمات الہی کا کفران کیا اور آل نبیؐ سے دشمنی رکھی اور ظلم سے امام حسین کو قتل کیا اور یزید نے دین محمدؐ سے کفر کیا جب اس نے امام حسین کو قتل کر کے یہ اشعار پڑھے جن کا مضمون یہ تھا این اشیاخی ینظرون انتقامی بال محمد وبنی ہاشم کہ کہاں ہیں میرے بڑے بنو ہاشم اور آل محمد سے میرا انتقام لینا دیکھیں نیز یزید نے شراب کو حلال کر دیا تھا اور بنو امیہ آل نبی کو منبروں پر گالیاں دیتے رہے اختصار کی خاطر ترجمہ لکھا ہے۔

ثبوت نمبر ۱۹:

سبط بن جوزی حنفی کی گواہی کہ یزید قاتل امام حسینؑ ہے

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ صفحہ ۳۷ باب ۹
ومکاتبۃ یزید الی ابن زیاد لیبعثہ وحثہ علی قتلہ

ومنعه من الماء وقتلت عطشاناً

ترجمہ: کچھ لوگوں کا گمان ہے کہ یزید قتل امام حسینؑ پر راضی نہ تھا

اور امام پاک کا قتل غلطی سے ہوا ہے یہ گمان کس طرح صحیح ہو سکتا ہے اور امام حسینؑ کا قتل کس طرح غلطی سے ہو سکتا ہے کیونکہ یزید کا ابن زیاد کو خط لکھنا اور امام پاک کے قتل پر مجبور کرنا اور آنجناب کا پانی بند کرنا اور حضور کو پیاسا قتل کرنا اور سر اقدس کا شام دمشق طلب کرنا اہلبیت کو قید کرنا یہ باتیں تواتر سے ثابت ہیں۔

ثبوت ۲۰

علی بن حسینؑ مسعودی شافعی کی گواہی کہ یزید امام حسینؑ کا قاتل ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب ص ۸۲ ذکر یزید۔

ولما شمل الناس جور یزید وعماله وعمهم ظلمه وما ظهر من فسقه من قتله ابن بنت رسول الله وانصاره

ترجمہ: جب یزید اور اس کے گورنروں کا ظلم لوگوں پر عام ہو گیا اور نواسہ رسولؐ اور اس کے اصحاب کے قتل کی وجہ سے یزید کا بدکار ہونا ظاہر ہو گیا۔

نوٹ: ابواب انصاف اس رسالہ کے اختصار کی مجبوری کے باعث

ہم نے صرف ان حوالہ جات کا نمونہ پیش کیا ہے کہ جن میں صراحت سے لکھی
ہے کہ یزید نے امام حسینؑ کے قتل کا حکم دیا تھا یزید کا اپنے گورنروں کو خط
کہ امام حسینؑ کو میری بیعت پر مجبور کرو اگر بیعت سے انکار کرے تو قتل کر دینا اور گورنروں
کا اقرار کہ ہم نے بحکم یزید امام حسینؑ کو قتل کیا ہے اور امام حسینؑ کے خون
کے وارثوں کا بھی خون حسینؑ کا دعویٰ یزید کے خلاف کرنا اور علماء اسلام
کا ہر زمانہ میں یہ رپورٹ پیش کرنا کہ امام حسینؑ کو یزید نے قتل کیا تھا۔ یہ
سب باتیں میں نے دیانتداری سے کتب علماء اہل سنت سے پیش کی ہیں۔
اور علامہ سعد الدین تفتازانی کا قول شرح عقائد نسفی سے بھی پیش کیا کہ یزید
امام حسین کے قتل پر راضی تھا۔ اور اب میں عالم اسلام کو دعوت
انصاف دیتا ہوں کہ میرے پیش کردہ حوالہ جات کو خود کتابوں میں بھی
پڑھیں اور اس زمانہ کے وکلاء یزید کے اس قول پہ بھی غور کریں کہ یزید
نے اپنی حکومت کے تحفظ کے لئے تمام کاروائی کی ہے اس قول کا مطلب
یہ ہوا کہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اپنی حکومت بچانے کے لئے یزید نے
امام حسین کو قتل کیا ہے۔

اعتراض: کچھ وکلاء یزید اس ظالم کی یہ بھی صفائی پیش کرتے
ہیں کہ یزید نے امام حسینؑ کے قتل کے بعد محسوس کیا
تھا کہ اس نے غلطی کی ہے اور غلطی انسان سے ہو سکتی ہے۔

جواب نمبر۱: یزید نے امام حسینؑ کو قتل کر کے فخر کیا تھا۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۹۲ ج ۸، ص ۱۹۷ ج ۸ ذکر الحسینؑ
(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۴۳ ج ۴ "
(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۱۱۹، ص ۱۳۱ "
(۴) اہل سنت کی معتبر اخبار الطوال ص ۲۶۱ "
(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین ص ۱۹ "
(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۴۸ "
(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب قرۃ العین فی مشہد الحسینؑ ص ۱۴۲
(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص ۲۹۹ ج ۲ "
(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسینؑ ص ۵۸ ج ۲ م خوارزمی
(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۱۳۱ ذکر الحسینؑ
(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہمہ ص ۱۹۴ "
(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودہ ص ۳۲۵ "
(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذہب ص ۷۱ ج ۳ "
(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الاول ص ۵۸ "
(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب حیات الحیوان ص ۸۶ ج ۱ الدمیری

(۱۶) اہل سنت کی معتبر عقد الفرید ص ۳۵۲/۲ طبع ۱۹...
(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۸۲/۲ ۱۸...

البدایہ: لما وضع راس الحسین بین یدی یزید معاویہ
کی عادتہ ا تعلیل ینکت بقضیب کان فی یدہ فی ثغرہ
ثم قال ان ھذا وایانا کما قال الحصین ابن الحمام المری

ابی قومنا ان ینصفونا فانصفت　　قواضب فی ایمانا تقطر الدما
تفلق ھاما من رجال اعزۃ　　علینا وھم کانوا اعق واظلما

ترجمہ: جب واقعہ کربلا کے بعد یزید بن معاویہ کے سامنے امام حسین کا سر پیش کیا گیا تھا تو یزید کے ہاتھ میں چھڑی تھی اور یزید چھڑی کو امام حسینؑ کے لبوں اور مسوڑوں پر مارنے لگا اور کہنے لگا ہمارا حسینؑ کا معاملہ یوں ہے جیسے حصین بن حمام عرب شاعر کہتا ہے۔ تمہاری قوم نے ہمارے ساتھ انصاف کرنے سے انکار کیا تھا پس پھر ان دھار تلواروں نے فیصلہ کیا ہے جو ہمارے ہاتھوں میں ہیں اور ان تلواروں سے خون ٹپک رہا ہے اور ان تلواروں سے ہم ان بہادروں کے سر پھاڑتے ہیں جو ہمارے خلاف تھے اور ہمارے نافرمان تھے یزید یہ شعر پڑھ رہا تھا اور نواسہ رسولؐ کے لبوں کو چھڑی بھی مار رہا تھا منظر دردناک دیکھ کر صحابی رسول ابو برزہ اسلمی تڑپ اٹھا اور ...

سے لگا کہ تیری چھڑی اس مقام پر لگ رہی ہے جس مقام کو رسول اللہ چومتے تھے اور چوستے تھے۔

نوٹ اختصار کے لئے عربی کم لکھی ہے ارباب انصاف مذکورہ اشعار عرب کے مشہور دیوان حماسہ میں باب الحماسہ میں لکھے ہیں اور اس باب میں وہ اشعار جمع کئے گئے جن میں عربوں کے تکبر اور فخر کو بتایا گیا ہے۔ ارباب انصاف یہ اشعار اس بات کا ٹھوس ثبوت ہے کہ امام حسین کے قتل پہ یزید کو فخر اور ناز تھا۔

اعتراض: کچھ وکلا یزید اس ظالم کی یوں بھی صفائی پیش کرتے ہیں کہ قتل امام حسین کے بعد یزید شرمندہ ہوا تھا اور اس کو دکھ ہوا تھا۔

جواب: قتل امام حسین کے بعد یزید خوش ہوا تھا۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عقائد نسفی صـ ۱۱۳

والحق ان رضا یزید لقتل الحسین واستبشارہ بذالک واھانتہ اھل بیت النبی مما تواتر معناہ۔

ترجمہ: حق یہ ہے کہ امام حسین کے قتل پر یزید کا راضی اور خوش ہونا اور اہل بیت نبوت کی توہین اس کا ہے جو

کا یقین ہے۔

نوٹ: اختصار ملحوظ ہے یہ حوالہ پہلے بھی مع دیگر کتب کے گزر چکا ہے کہ یزید امام حسینؑ کے قتل پر خوش تھا اور محدث دہلوی کا فتویٰ گزر چکا ہے کہ امام حسینؑ کی مصیبت پر خوشی کرنے والا کافر زندیق ہے۔

اعتراض: کچھ دکلاء یزید اس ظالم کی صفائی میں یہ عذر بھی پیش کرتے ہیں کہ یزید وقت کا بادشاہ تھا اور اس کو کیا ضرورت تھی کہ وہ نواسہ رسول حضرت امام حسینؑ کو قتل کرتا۔

جواب: یزید نے فرزند نبیؐ امام حسینؑ کو قتل کر کے اپنے گمان میں اپنے بزرگوں کا مقتولین بدر کا بدلہ لیا ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۰۴/۸ ذکر قتل الحسینؑ

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر صفحہ ۷۳ ذکر یزید

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنۃ صفحہ ۲۲۵/۲ ذکر یزید

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ صفحہ ۱۳۱ ذکر الحسینؑ۔

(۵) اہل سنت کی کتاب نزل الابرار صفحہ ۹۵ ذکر الحسینؑ۔

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسینؑ صفحہ ۵۸/۲ م خوارزمی

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذہب صفحہ ۶۹

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرۃ خواص الامۃ صفحہ ۱۴۸ ذکر الحسینؑ

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودۃ صفحہ ۳۲۵

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر مظہری صفحہ ۲۱ سورۃ ابراہیم۔

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن عساکر۔

البدایہ کی { وذکر ابن عساکر فی ترجمۃ ریا حاضنۃ یزید
عبارۃ { بن معاویہ ان یزید حین وضع رأس الحسین
بین یدیہ تمثل بشعر ابن الزبعری یعنی قولہ لیت اشیاخی
ببدر شہدوا۔ جزع الخزرج من وقع الاسل۔

ترجمہ: ابن کثیر دمشقی فرماتے ہیں کہ ابن عساکر نے اپنی تاریخ
میں یزید بن معاویہ کی دائی ریا کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ کہتی ہے کہ
جس وقت یزید کے سامنے امام حسینؑ کا سر پیش کیا گیا تھا تو یزید نے
ابن الزبعری کا یہ شعر پڑھا تھا کاش میرے وہ بزرگ جو جنگ بدر
میں قتل ہوئے تھے آج حاضر ہوتے اور نیزوں کے چلنے سے خزرج
قبیلہ کی گھبراہٹ کو دیکھتے۔

نوٹ: ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے سامنے
جواب دینا ہے جو کچھ تاریخ اسلام میں ہم نے دیکھا ہے اس کو آپ کے
سامنے نہایت ہی دیانت داری سے پیش کر رہے ہیں شرح ابن الحدید
معتزلہ صفحہ ۵ ذکر جنگ احد میں لکھا ہے کہ جنگ بدر میں یزید

کا نانا اور ماموں اور چچا عتبہ اور ولید اور حنظلہ جو کہ کافر تھے ہما
نبی کریمؐ کے ساتھ جنگ کرنے آئے تھے اور بنو ہاشم کے ہاتھوں
رسولؐ قتل ہو گئے تھے بلکہ جہنم واصل ہوئے ان کفار مقتولین کا بدلہ
کی خاطر یزید کے کافر دادا ابو سفیان نے دوبارہ ہمارے نبیؐ
سے جبل احد کے مقام پر جنگ لڑی اس جنگ میں ہمارے رسولؐ
چچا بزرگوار جناب حمزہؓ اور دیگر بہت سے اصحاب باوفا شہید ہو
تھے اس موقعہ پر ابن زبعری کافر شاعر نے کچھ اشعار کفار کی فتح اور
کی شکست کے بارے پڑھے تھے جن میں مذکورہ شعر بھی شامل
اور پھر واقعہ کربلا کے بعد امام حسینؑ کا سر یزید کے سامنے پیش ہو
اس نے بھی ابن زبعری کے اشعار سر حسینؑ کو دیکھ کر پڑھے میرا
تو یہ ہے کہ جس طرح اس کافر نے کفار کی فتح کی خوشی میں اور اپنے
مقتولین کا بدلہ حاصل ہونے کی خوشی میں فخر اور غرور
میں اگر مذکورہ اشعار پڑھے تھے اسی طرح یزید بن معاویہ نے بھی
نبوت دنبی ہاشم کے قتل کے بعد اپنے کفار مقتولین بدر کا بدلہ
کی خوشی میں پڑھے تھے اور اگر یہ بات کسی کو باور نہیں ہے تو
کا اپنا ایمان ہے خدا اس کو اس کی نیت کی جزا دے۔
اشعار زیادہ تھے مگر ابن کثیر نے جان بوجھ کر صرف ایک

لکھا ہے اور باقی اشعار کو اپنے چھٹے امام کو رسوائی سے بچانے کی خاطر ذکر نہیں کیا قارئین کے معلومات کی خاطر ہم باقی اشعار کو پیش کرتے ہیں۔

مقتل کی عبارت { ثم کشف عن ثنایا الحسین بقضیبہ و نکتہ بہ و انشد یزید

(۱) یا غراب البین ما شئت فقل — انما تندب امرا قد فعل

(۲) کل ملک و نعیم زائل — و بنات الدهر یلعبن بکل

(۳) لیت اشیاخی ببدر شهدوا — جزع الخزرج من وقع الاسل

(۴) لاهلوا و استهلوا فرحا — ثم قالوا یا یزید لا تشل

(۵) لست من خندف ان لم انتقم — من بنی احمد ما کان فعل

(۶) لعبت هاشم بالملک فلا — خبر جاء و لا وحی نزل

(۷) قد اخذنا من علی ثارنا — و قتلنا الفارس الیث البطل

(۸) و قتلنا القوم من ساداتهم — و عدلنا ببدر فاعتدل

ترجمہ (۱) اے جدائی کا کوا جو تیرا جی چاہے کہہ تو ایسے امر پر چیخ رہا ہے جو ہو چکا۔

(۲) ہر بادشاہی اور نعمت زائل ہونے والی ہے۔ اور زمانہ ہر ایک کے ساتھ کھیلتا ہے

(۳) کاش میرے وہ کافر بزرگ جو بدر میں مارے گئے تھے آج

حاضر ہوتے اور خزرج قبیلہ کی گھبراہٹ دیکھتے۔

(۴) وہ خوشی میں مجھے آفرین و مرحبا کہتے اور یہ دعا دیتے کہ یزید تیرے ہاتھ شل نہ ہوں۔

(۵) میں خندف میں سے نہیں ہوں اگر میں نے آل احمد سے جنگ بدر کا بدلہ نہ لیا۔

(۶) بنو ہاشم نے اہل ملک سے کھیل بنایا تھا اور در اصل آسمان سے نہ کوئی خبر اور نہ ہی کوئی وحی آئی ہے۔

(۷) ہم نے علیؑ سے اپنا بدلہ لے لیا ہے اور ہم نے ایک بہادر شیر دل ان کا قتل کیا ہے۔

(۸) اور ہم نے ان کے سرداروں میں سے ایک بڑا سردار قتل کیا ہے اور ہم نے بدر کا بدلہ پورا لیا ہے

نوٹ: چودہ سو سال سے وکلاء یزید اس کے سیاہ کارنامے کو چھپانے کی کوشش میں ہیں مگر امام حسینؑ کی کرامت اور معجزہ ہے کہ ہر زمانے میں خدا نے علماء کے قلم سے یزید ظالم کو رسوا کرایا ہے اور اس کا کچھ نمونہ مزید ہم آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

تفسیر مظہری کی عبارت ہے | حتی انتشر حین قتل حسیناً مضمون ھا ابن الشیاخی بنظروں انتقال آل محمد

وبنی هاشم۔

ترجمہ: امام حسین کے قتل کے وقت یزید نے چند اشعار پڑھے جن کا مضمون یہ تھا۔ کہاں گئے میرے بزرگ بنو ہاشم اور آل محمد سے میرا انتقام لینا دیکھتے۔

شرح فقہ اکبر کی عبارت { انی جازیتھم بما فعلوا باشیاخ قریش وصنادیدھم فی بدر۔

ترجمہ: امام حسینؑ کے قتل بعد یزید نے کہا کہ میں نے قتل حسینؑ سے ان کو اپنے ان کفار بزرگوں کے قتل کی سزا اور جزا دی ہے جو ہمارے کفار بزرگ جنگ بدر میں مارے گئے تھے۔

منہاج السنہ کی عبارت { وقوم یعتقدون انہ کافر منافق فی الباطن وانہ کان لہ قصد فی اخذ ثار کفار اقاربہ من اھل المدینہ وبنی ھاشم وانہ تمثل بشعر ابن الزبعری لیت اشیاخی ببدر شھدوا۔

ترجمہ ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ ایک گروہ علماء کا عقیدہ یزید کے بارے یہ ہے کہ یزید کافر و منافق تھا اور واقعہ کربلا اور واقعہ حرہ میں اس نے اہل مدینہ اور بنو ہاشم سے اپنے کافر رشتہ داروں کا بدلہ لینے کا ارادہ کیا تھا اور یہ شعر پڑھا تھا کہ کاش جنگ بدر میں مارے

گئے میرے کفار بزرگ حاضر ہوتے ۔

تذکرہ کی ۔ وقال الشعبی وزاد فیھا یزید فقال لعبت

عبارۃ ہاشم بالملک فلا ۔ خبر جاء ولا وحی نزل

ترجمہ : شعبی کہتا ہے کہ یزید نے ابن زبعری کے اشعار میں

کچھ شعر زیادہ کئے تھے اور ان میں یہ شعر بھی ہے بنو ہاشم نے اہل

ملک یا بادشاہی سے کھیل بنایا اور نہ ہی کوئی خبر آئی ہے اور نہ ہی

کوئی وحی نازل ہوئی ہے ۔

شذرات ۔ لعبت ھاشم بالملک فلا ۔ خبر جاء

کی عبارۃ ولا وحی نزل ۔ فان صحت عنہ فھو

کافر بلا ریب ۔

ترجمہ : بنو ہاشم نے بادشاہی سے کھیل کھیلا ہے اور نہ کوئی

خبر آئی ہے اور نہ ہی کوئی وحی نازل ہوئی ۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو

یزید بلا شک کافر ہے

نوٹ : یزید کا امام حسینؑ کو حکم دے کر قتل کرانا اور آنجناب کے

قتل پر راضی ہونا اور خوش ہونا اور امام پاک کے سر مبارک سے بے

ادبی کرنا اور غرور و تکبر سے ایسے اشعار پڑھنا جو اس کے کافر و منافق

ہونے کا منہ بولتا ثبوت ہے یہ چیز ہم نے تاریخ اسلام سے پیش کر کے

عالم اسلام کو دعوت فکر دی ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک ہر مسلمان کو یزید سے نفرت اور امام حسینؑ سے عقیدت نصیب فرما دے۔

سوال امام حسینؑ کا قاتل کون تھا۔

جواب: ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کے بعد ہر شخص آسانی سے فیصلہ کر سکتا ہے کہ امام حسینؑ کا قاتل یزید بن معاویہ ہے جس طرح کہ بنو اسرائیل کے بچوں کا قاتل فرعون ہے اور خون امام حسینؑ کی ذمہ داری ان لوگوں پر بھی آتی ہے جو لوگ یزید کو چھٹا خلیفہ مانتے ہیں۔

سوال: کیا اہل کوفہ نے امام پاک کو کوفہ آنے کی دعوت نہیں دی تھی اگر دی تھی تو قاتل اہل کوفہ ہوئے اور کوفہ والے شیعہ تھے۔

جواب: بے شک کوفہ شہر جناب عمر نے آباد کیا تھا اور یہ شہر اس وقت ایک فوجی چھاؤنی تھی اور کوفہ کے کچھ لوگوں نے امام پاک کو کوفہ میں آنے کی دعوت دی تھی اور مدد کرنے کا یقین دلایا تھا مگر بعد میں مدد نہ کی بے وفائی کی ارباب انصاف ہم نے اس چیز کو دیکھنا ہے کہ اہل کوفہ نے امام کی مدد کیوں نہ کی کیا اہل کوفہ نے خود خلیفہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا یا یزید کے ساتھ مل گئے تھے یا گھر بیٹھے رہے تھے۔ اہل کوفہ نے خود خلیفہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا

بھی صورت اختیار کی جائے۔

خون امام حسینؑ کی ذمہ داری یزید بن معاویہ پر آتی ہے اور اہل کوفہ کا قصور ہے کہ وہ فوج یزید میں شامل ہو کر یزیدی بن گئے تھے اور فوجی کارروائی سے اس کے بادشاہ کو بری نہیں کیا جاتا۔ یزید وقت کا بادشاہ ابن زیادہ یزید کی طرف سے کوفہ کا گورنر تھا یزید نے ابن زیاد کو لکھا تھا کہ امام حسین کوفہ میں آرہے ہیں ان کو میری اطاعت پر مجبور کرو بصورت دیگر ان کو قتل کر کے سر میرے پاس روانہ کریں ابن زیاد نے کارروائی کر کے اہل کوفہ کو ڈرایا اور کچھ لوگوں کو جنہوں نے امام کو خط لکھے تھے اور اپنی مدد کا یقین دلایا تھا انہیں قتل کر دیا اور کچھ لوگوں کو قید کر دیا اور کچھ لوگوں کو نظر بند کر دیا اور کچھ لوگوں کو گمراہ کر کے فوج یزید میں شامل کر لیا۔

خلاصہ یزید اور ابن زیادہ نے امام پاک کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور اہل کوفہ نے امام پاک کی مدد کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور اہل کوفہ اپنے منصوبہ میں ناکام ہو گئے اور یزید قتل امام حسینؑ کے منصوبہ میں کامیاب ہو گیا۔ پس اصل قاتل تو یزید ہے اور اصل قاتل کو چھوڑ کر تم اہل کوفہ کے مذہب پر نزاع کرتے رہو یہ کوئی بات نہیں۔ اہل کوفہ کا زیادہ سے زیادہ یہ قصور بن جاتا ہے کہ انہوں نے [illegible]

مدد نہ کی اور ساتھ چھوڑ دیا۔ اگر بغیر کسی مجبوری کے انھوں نے ساتھ چھوڑ دیا تھا تو ان کی مثال اصحاب نبی کی ہے جنگوں میں صحابہ کرام میں کچھ لوگ نبی کریم کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جاتے تھے اور بعد میں کچھ صحابہ کرام قتل ہو جاتے تھے بلکہ احد کی جنگ میں تو خود نبی کریم بھی زخمی ہو گئے تھے کیا کوئی باور کرتا ہے کہ نبی کریم کو زخمی کرنے کی ذمہ داری اور جنگ احد میں صحابہ کرام کی شہید کرنے کی ذمہ داری بھاگنے اور ساتھ چھوڑنے والے اصحاب پر ہے۔ کوفہ والے شیعہ تھے یا سنی یہ بحث فضول ہے۔ کیوں کہ کوفہ شہر حضرت عمر نے آباد کیا تھا اور کیا کوئی شخص یہ باور کرتا ہے کہ حضرت عمر شیعوں کے اتنے بڑے ہمدرد تھے کہ انھوں نے کوفہ شہر میں صرف شیعوں کو آباد کیا تھا۔

ارباب انصاف مدینہ منورہ اصحاب نبیؐ کا شہر تھا اور حضرت عثمان مدینہ شہر کے اندر اپنے گھر میں قتل ہوئے ہیں تو کیا مسلمان باور کرتے ہیں کہ جناب عثمان کو اصحاب نبی نے قتل کیا ہے۔

اعتراض: وکلاء یزید کبھی اس ظالم کی یوں بھی صفائی پیش کرتے ہیں کہ امام علی بن الحسین السجاد نے یزید کی بیعت کی تھی اگر یزید ظالم تھا تو امام معصوم نے ان کی بیعت کیوں کی تھی

جواب: امام سجادؑ نے یزید کی بیعت ہرگز نہیں کی تھی۔

اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذهب ص۷۹ ج۳ ذکر اخبار یزید

وبایع الناس علی انهم عبید لیزید ومن ابی ذالك امرّه مسرف علی السیف غیر علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب۔

ترجمہ: جب یزید نے ابن عقبہ کو مدینہ منورہ روانہ کیا تو اس نے قتل کا بازار گرم کر دیا اور لوگوں نے غلامی ہونے کے ساتھ یزید کی بیعت کرنا شروع کر دی سوائے علی بن الحسین کے نوٹ، پھر مورخ مسعودی لکھتے ہیں جب امام سجاد کو لایا گیا تو مسلم ان سے بڑی مہربانی سے پیش آیا اور پھر رخصت کیا۔ نواصب نے اپنے مذکورہ دعویٰ کی دلیل میں ایک روضہ کافی کی ضعیف روایت پیش کی ہے جس میں یہ لکھا ہے کہ یزید خود مدینہ میں آیا اور امام سجاد نے انا عبد مکرہ کہ میں مجبور بندہ ہوں یہ الفاظ یزید کے سامنے کہے۔

ارباب انصاف یہ قانون ہے کہ درایۃ خیر من الف روایۃ کہ عقل سے سوچنا اور کام لینا روایت سے بہتر ہے لہٰذا عقل یہ کہتی ہے کہ روضہ کافی والی روایت ہی مخدوش

صاحب کافی کو اشتباہ ہوا ہے کیوں کہ یزید اپنے دور حکومت میں نہ ہی مدینہ میں آیا ہے اور نہ ہی امام سجاد سے بیعت طلب کی ہے۔

یہ روایت عقل کی روشنی میں غلط ہے۔

سوال: کیا یزید پر لعنت کرنا جائز ہے۔

جواب نمبر ۱

علماء اہل سنت یزید پر لعنت کرنا جائز سمجھتے

جانِ مذہب اہل سنت کے مایہ ناز عالم علامہ سعد الدین تفتازانی اپنی کتاب شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۴۳ میں فرماتے ہیں فنحن لا نتوقف شانہ بل فی ایمانہ لعنۃ اللہ علیہ وعلی انصارہ و اعوانہ کہ یزید کے ایمان ہونے میں ہمیں کوئی شک نہیں ہے اور خود یزید پر اور اس کے مددگاروں پر بھی خدا کی لعنت ہو۔

جواب نمبر ۲: نواب کے محبوب ترین مورخ کثیر دمشقی اپنی کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۲۲۳ ذکر ترجمہ یزید میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل اور حضرت الخلال اور علامہ ابوبکر عبد العزیز اور جناب قاضی ابو الحسین اور ابو الفرج بن الجوزی وغیرہ سب لوگ یزید پر لعنت کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔

نوٹ: ارباب انصاف آخر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ جس طرح نواب

کو غزالی اور ابن تیمیہ نے فتوے کتابوں میں نظر آتے ہیں اسی طرح ان کو کتابوں جواز لعنت بر یزید والے فتوے بھی دیکھنے کی خدا توفیق عطا کرے تاکہ خیانت علمی کا الزام ان پر نہ لگایا جاسکے۔

سوال: کچھ علماء یزید پر لعنت کرتے ہوئے کیوں ڈرتے ہیں۔

جواب:

خطرہ ہے کہ یزید پر لعنت کرنے سے یہ اُس باپ دادا تک پہنچ جائے گی

بیانہ کتاب اہل سنت شرح مقاصد مبحث ۶ ص ۳۰۶/۲ میں علامہ سعد الدین عمر تفتازانی فرماتے ہیں کہ فمن علماء المذھب من لم یجوز اللعن علی یزید مع علمھم بانہ یستحق ما یربو اعلی ذالک و یزید قلنا تحامیا عن ان یرتقی الی الاعلی فالاعلی کہ ہمارے مذہب کے کچھ علماء یزید پر لعنت کرنے سے بچتے ہیں اور وہ اس بات کو بھی جانتے ہیں کہ اگر لعنت سے کوئی

تو یزید اس نفرین کا بھی حق دار ہے علامہ عمر فرماتے ہیں اس کی وجہ یہ
ہے کہ ان کو خطرہ ہے کہ اگر یزید پر لعنت جائز کر دی تو لعنت اوپر
سے اوپر چڑھے گی یعنی یزید کے باپ معاویہ اور دادا ابوسفیان کو بھی
اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔

جواب ۲:

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

نواصب کے محبوب ترین مورخ ابن کثیر دمشقی اپنی کتاب البدایہ
والنہایہ جلد ۸ ص ۲۲۳ ذکر ترجمہ یزید میں فرماتے ہیں ومنع من ذالک آخرون
لئلا یجعل لعنۃ وسیلۃ الی ابیہ او من والصحابۃ کہ کچھ
علماء نے یزید پر لعنت کرنے سے روکا ہے تاکہ لعنت کا جواز وسیلہ
نہ بن جائے جواز لعنت کا اس کے والد معاویہ یا کسی اور بزرگ پہ۔

نوٹ: ارباب انصاف آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کچھ علماء اہل سنت
یزید پر لعنت کرنے سے کیوں بچے ہیں راز اس میں صرف یہ ہے کہ اگر
یزید پہ لعنت کریں گے تو پھر اس کے باپ دادا پر بھی لعنت کرنا پڑے
گی۔ کیونکہ جس طرح یزید فرزند نبی امام حسینؑ کا قاتل ہے اسی طرح اس

کا باپ معاویہ فرزند نبی امام حسنؑ کا قاتل ہے اور شیعہ صاحبان کے لئے یزید پر لعنت کرنے کے جواز پر یہی دلیل کافی ہے کہ وہ اولاد کا قاتل ہے اصحاب نبی پر بھی ظلم کیا ہے اور اہل سنت کے بلند پایہ علماء نے یزید پر لعنت کرنے کو جائز قرار دیا ہے اور ان علماء میں امام احمد بن حنبل اور علامہ سعد الدین تفتازانی سرفہرست ہیں ۔

اعتراض

امام حسینؑ کی نیاز نہ کھائی جائے

بیانہ نواصب نے ذکر شہادت امام حسینؑ سننے سے اپنے عوام کو روکنے کی خاطر ایک یہ محاذ بھی بنایا ہوا ہے کہ مجالس امام حسینؑ کے موقع پر جو نیاز پکائی جاتی ہے وہ ما اھل لغیر اللہ میں داخل ہے اور اس کا کھانا حرام ہے لہٰذا مجلس میں شرکت مت کریں ورنہ حرام کھانا کھانا

جواب : سورہ مائدہ آیت ۳ پارہ ۶ میں اللہ پاک فرماتا ہے کہ مردہ جانور اور خون اور خنزیر ان سب کا کھانا حرام ہے اور ما اھل لغیر اللہ کہ جب جانور پر وقت ذبح خدا

کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے تو اس کا گوشت کھانا بھی حرام ہے
ارباب انصاف ہماری فقہ جعفریہ کی کتابیں موجود ہیں تمام میں یہ
صاف لکھا ہے کہ حیوان کو حلال کرتے وقت یعنی ذبح کے وقت
بسم اللہ اللہ اکبر پڑھنا ضروری ہے اور اگر وقت ذبح یہ
تکبیر نہ پڑھی جائے تو وہ حیوان حرام ہے اس کا گوشت کھانا منع ہے
پس شیعہ قوم نیاز میں حلال گوشت استعمال کرتی ہے اور گوشت نیاز کو ما
کا ما اھل لغیر اللہ داخل کرنا بڑی بے انصافی ہے۔

اعتراض: نواصب نے مجلس امام حسینؑ میں ایک یہ بہانہ بھی
بنایا ہوا ہے کہ نیاز میں جو گوشت ڈالا جاتا ہے وہ
وما ذبح علی النصب میں داخل ہے۔ پس نیاز کھانا حرام ہے۔

جواب: سورۂ مائدہ آیت ۳ پارہ ۶ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے
وما ذبح علی النصب کہ وہ حیوان جو بتوں کے
تھان پر چڑھا کر ذبح کیا جائے اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔
ارباب انصاف زمانہ جاہلیت میں جب صحابہ کرام ابھی مسلمان
ہوئے اور بتوں کو پوجتے تھے تو کعبہ کے اطراف میں کچھ بت تھے اور
لوگ ان کو معبود سمجھتے تھے اور وہاں حیوانات چڑھاوے کے طور پر
لے آتے تھے اور ان بتوں کے نام پہ ان کو ذبح کرتے تھے

مسلمان ہو گئے تو اللہ پاک نے ان کو بتوں کے نام پر قربانی سے منع کر
اور شیعہ لوگ تو مسلمان ہیں۔ محمد مصطفےٰ کا کلمہ پڑھتے ہیں اور بتوں پر
اور ان کے پوجنے والوں پر لعنت بھیجتے ہیں اور حیوان کو اسی طریقہ پر
ذبح کرتے ہیں جیسے دین اسلام نے حکم دیا ہے۔

پس نواصب کا نیاز امام حسینؑ میں پکنے والے گوشت کو وما
ذبح علی النصب میں داخل کرنا اگر بے حیائی نہیں ہے تو بے
نفاق ضرور ہے۔

سوال: شیعہ عوام کا یہ کہنا کہ یہ بکرہ حضرت عباسؑ علمدار یا امام
حسینؑ کے نام ہے اس کا کیا مطلب ہے۔

جواب: شیعہ عوام اللہ کے فضل و کرم سے بڑے سمجھدار ہیں
ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس حیوان کو دین اسلام
حکم مطابق ذبح کیا جائے گا اور پھر اس کا گوشت پکا کر قربۃ الی
اللہ اہل اسلام کو غریب عوام کو کھلایا جائے گا۔ اور اس کا ذخیر
ثواب امام حسینؑ یا حضرت عباسؑ کی بارگاہ میں ہدیہ پیش کیا
جائے گا۔

اعتراض: نواصب نے مجالس امام حسینؑ اور عزاداری
کے خلاف یہ محاذ بھی کھولا ہوا ہے کہ محرم الحرام

کے مہینہ کو بلاوجہ رنج وغم اور حزن والم کا مہینہ بنا دیا گیا ہے یہ تو سال کا اول ماہ ہے اور اس کی پہلی تاریخ کو ایک دوسرے کو مبارک باد دی جاتی ہے۔ پس بلا کسی ثبوت کے شیعوں نے اس ماہ کو سوگ کا مہینہ قرار دیا ہے۔

جواب: علے

واقعہ کربلا کے بعد بنو ہاشم نے ۵ سال تک سوگ منایا

بیانہ ہم شیعہ لوگ خاندان نبوت کے پیرو کار ہیں الدرماری کی کتاب شفاء الصدور شرح زیارۃ العاشور صفحہ ۲۰۴ میں مرزا ابو الفضل فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا ہے۔

ما اکتحلت ھاشمیۃ ولا اختضبت ولا رئی فی دار ھاشمی دخان خمس حجج حتی قتل عبید اللہ بن زیاد

کربلا میں بنو ہاشم کے قتل عام کے بعد ۵ سال تک کسی ہاشمیہ خاتون نے نہ سرمہ لگایا نہ سر میں یا ہاتھوں میں خضاب نہیں لگایا اور نہ ہی کسی ہاشمی کے چولہے سے دھواں بلند ہوا ہے حتی کہ قاتل امام حسینؑ ابن زیاد قتل ہوا۔

نوٹ: اسباب الشہادت محرم الحرام میں شیعوں کا سوگ بنو ہاشم کے اسی کو یاد کرانے کے لئے ہے اور یہ سوگ اجر رسالت فی القربیٰ کا ایک حصہ

جواب نمبر ۲: نواصب کے مایہ ناز مورخ ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ جلد ۲۳ ذکر سنہ ۳۶ میں لکھتے ہیں کہ

جناب عثمان کے قتل کے بعد معاویہ نے کسی قمیض کو خون لگا کر اور کچھ انگلیاں بریدہ لے کر مسجد دمشق کے منبر پر رکھ دیں اور لوگوں کو ان کی زیارت کی دعوت دی گئی اور لگا ہے گا ہے یہ چیزیں منبر سے اٹھا لی جاتیں اور گاہے ان کو دوبارہ، منبر پہ رکھ دیا جاتا اور اس بدعت کو سال بھر معاویہ نے جاری رکھا۔ اور اعتزل اکثر الناس النساء فی ھذا العام اور لوگ قتل عثمان کے سوگ میں سال بھر بیویوں سے ہمبستر نہ ہوئے اور معاویہ کے ایک قاصد نے مدینہ پاک میں یہ خبر آکر سنائی کہ

ترکت سبعین الف شیخ یبکون تحت قمیض عثمان وھو علی منبر دمشق۔

کہ میں ستر ہزار بزرگ کو اس حال میں چھوڑ آیا ہوں کہ قمیض عثمان منبر دمشق پر رکھی ہے اور وہ بزرگ قمیض کو دیکھ رو رہے ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف وقت نواصب نے قتل امام حسینؑ کے بعد سال بھر سوگ منایا ہے اور چونکہ قتل امام حسینؑ کے بعد ان کی مصلحت بدل گئی ہے اس لئے اسلام کی آڑ لے کر سوگ کی مخالفت پر چھوٹے بڑے کمر بستہ ہیں

جواب نمبر ۴

عید غدیر کا شکوہ

حافظ صلاح الدین یوسف ایڈیٹر الاعتصام لاہور اپنے رسالہ ماہ محرم اور موجودہ مسلمان کے صفحہ ۱۸ میں لکھتے ہیں کہ ماہ ذوالحج کی ۱۸ تاریخ کو چونکہ جناب عثمان نے وفات پائی ہے پس یہ دن شیعوں کے لئے عید غدیر قرار پایا۔ اور ہم اس وکیل بنو امیہ سے گذارش کرتے ہیں کہ جناب عثمان کو مرے ہوئے چودہ سو سال گزر گئے ہیں اور آپ کی فقہ بنو امیہ میں کسی مرنے والے کا کوئی سوگ نہیں ہے پس آپ کو بھی اس عید کی خوشی میں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ شرکت کرنی چاہیے۔ کیونکہ شافعی مذہب کے لوگ بھی آپ کے پیر بھائی ہیں اور کتاب اہل سنت مطالب السئول فی مناقب آل رسول صفحہ ۱۲۴ الفصل الخامس میں علامہ کمال الدین محمد بن طلحہ القرشی الشافعی لکھتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے حجۃ الوداع سے واپسی کے بعد مقام غدیر خم پر ۱۸ ذوالحج کو امیر المومنین علی بن ابی طالب کی شان میں فرمایا تھا۔ من کنت مولاہ فعلی مولاہ کہ جس کا میں سردار ہوں اس کا میرے بعد علی بن ابی طالب سردار ہے۔

وشارف اللہ الیوم عیداً و موتنا نکونہ مکان

وقد اختص رسول اللہ علیہ بھذہ المنزلۃ العلیہ
و شرفہ بھا دون الناس کلھم

کہ ۱۸ ذوالحج کا دن عالم اسلام کے لئے عید کا دن بن گیا ہے
کیوں کہ یہ وقت ہے کہ نبی کریمؐ نے سب کو چھوڑ کر سرداری کے بلند
پایا عہدہ کے لئے حضرت علیؑ کو مختص فرمایا تھا۔ ذکلا مزید کو دعوت
فکر ہے کہ ۱۸ ذوالحج کو جو کہ بقول آپ کے روز مرگ عثمان ہے اگر
کوئی عید غدیر کی خوشی کرے تو آپ کو دکھ اور تکلیف ہوتی اور اگر
کوئی تخم بنوامیہ ماہ محرم میں خوشی اور شادی کرے تو آپ اس کو مبارکباد
پیش کرتے ہیں اس رویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ دلوں میں خاندان نبوت
کی دشمنی چھپی ہوئی ہے۔

جواب ۵

چودہ سو سال کے بعد مرگ معاویہ کا سوگ کیوں

بیان نواصب کے دل پسند مورخ ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ
صفحہ ۱۴۳ ذکر مرگ معاویہ میں فرماتے ہیں کہ

قال جماعۃ توفی معاویہ بدمشق فی رجب لیلۃ ا

لخمیس للنصف من رجب سنہ ستین۔

کہ ۶۰ ہجری جمعرات کی رات ۱۵ رجب کو دمشق میں معاویہ نے وفات پائی

ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف ۲۲ رجب کو کچھ مسلمان اچھے کھانے پکا

کر قربۃ الی اللہ اہل سلام کو کھلاتے اور اس دعوت کا ثواب امام جعفر

صادق کی بارگاہ میں ہدیہ کرتے ہیں اسی کار خیر کو عرف عام میں کونڈے

پکانا کہا کرتے ہیں اور وکلاء معاویہ اس تاریخ کے بارے میں بہت

شور کرتے ہیں کہ یہ دیکھو مرگ معاویہ کی خوشی کی جاتی ہے ہم ان کے

وکلاء سے گزارش کرتے ہیں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ وکیل معاویہ ابن

کثیر کہتا ہے کہ معاویہ ۱۵ رجب کو مرا ہے اور دوسری بات یہ ہے

کہ معاویہ کو مرے ہوئے چودہ سو سال گزر گئے ہیں فقط بنوامیہ میں

کوئی سوگ نہیں ہے پس وکلاء معاویہ کو چاہیے اس کونڈے

والے کار خیر میں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ شریک ہو جائیں بصورت

دیگر غریب عوام سے مفت کی دشمنی کا کیا فائدہ۔

اعتراض:

محرم الحرام میں شادی بیاہ کیوں منع

ڈاکٹر اسرار احمد نے اپنے رسالہ سانحہ کربلا صفحہ ۱ میں بنو امیہ کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے یہ رونا بھی رویا ہے کہ آخر ہم نے محرم الحرام بالخصوص اس کے پہلے عشرے کو شادی بیاہ کے لیے حرام یا منحوس کیوں سمجھ لیا ہے۔

ارباب انصاف یہ وکیل بنو امیہ ڈاکٹر صاحب محرم الحرام میں شادی نہ ہونے پر اظہار افسوس کر رہے ہیں۔

جواب

شاہ عبد العزیز کا فتویٰ کہ محرم کے پہلے عشرہ میں شادیاں کرنے والا کافر و مرتد ہے

بیانہ کتاب اہل سنت تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۲۹۲ باب صفحہ ۱۰

مطاعن ابی بکر طعن ۱۰ میں محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ بیچ اس مسئلہ کے علماء دین اور مفتیان شرع متین۔ اہل سنت و اہل شیعہ کیا فرماتے ہیں کہ روز عاشورا یعنی دس محرم الحرام کو اگر کوئی شخص خوشی کا کام یا بات کرے یا ایسے کلمات بولے جن سے امام حسینؑ یا دیگر خاندان رسولؐ و اولاد بتولؑ کی ہتک ہوتی ہو کیونکہ دس محرم الحرام کی تاریخ کو خاندان نبوت کے افراد مصیبت میں گرفتار ہوئے تھے پس اس دن خوشی کرنے والے کو کیا کہا جائے اگر حکم بارتداد و ما برقبہا اگر ایسے شخص کے کافر و مرتد ہونے کا اہل اسلام حکم لگائیں تو درست ہے اور اگر اسی شخص کو اس کے مرتد ہونے کے گمان میں قتل کر دیا جائے تو اس کا کوئی قصاص و بدلہ نہیں ہے۔

نوٹ: اسباب الصاف۔

محدث دہلوی کا فتویٰ اور ڈاکٹر اسرار احمد کا اپنی بیٹی کی شادی محرم الحرام میں کرنا اس پر آپ خوب غور کریں اور اگر ڈاکٹر اپنی بیٹی کی شادی مرگ معاویہ یا مرگ عثمان کے دن کرتے ہیں تو روح بنو امیہ ان پر بہت خوش ہوتی ہے۔

اعتراض: دکلام بنو امیہ سے اس محاذ پر بہت ہی زور لگایا ہوا ہے کہ تعزیہ داری بدعت ہے

تعزیہ کا مطلب یہ ہے کہ امام حسینؑ کی مصیبت کو یاد کرنے اور آنجناب کے مصائب پر گریہ کرنے کے لئے امام حسینؑ کی قبر مبارک یا روضہ مبارک کی شبیہ بنانا۔

جواب: شیعوں کے امام نے ان کو تعزیہ داری کی اجازت دی ہے کتاب شفاء الصدور شرح زیارۃ العاشور ص۳۲۶ میں میرزا ابوالفضل کتاب مصباح اور کتاب اقبال یہ دونوں اعمال و دعا کے موضوع پر بہت بڑی کتابیں ہیں ان کے حوالے سے لکھا ہے کہ دس محرم الحرام کے اعمال کے بارے امام جعفر صادق علیہ السلام نے عبداللہ بن سنان صحابی سے فرمایا تھا کہ دس محرم الحرام کو تو اپنے گھر یا صحرا میں بیٹھ جا کتاب مصباح کے یہ الفاظ ہیں

ثم تمثل لنفسک مصرع الحسینؑ و من کان معہ من ولدہ و اھلہ و تسلم و تصلی علیہ اور کتاب اقبال کے الفاظ یہ ہیں۔

و تمثل بین یدیک مصرعہ و تفرغ ذھنک و بدنک و تجمیع لہ عقلک

کہ گھر یا صحرا میں بیٹھ کر اپنے سامنے امام حسینؑ اور آنجناب کے ساتھ شہید ہونے والوں کی قتل گاہ کی مثال اور شبیہ بناؤ اور اپنے

ہوش و حواس کو حاضر رکھیں اور پھر شہداء کربلا پر صلوٰۃ اور اسلام بھیجیں۔

نوٹ: ارباب انصاف امام جعفر صادق کے فرمان کے بعد دکلاء یزید کی تمام کوششیں عزاداری کی مخالفت میں بے کار ہو گئیں۔

جواب: کتب اہل سنت سر الشہادتین صفحہ ۹۲ مولف شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور ذخائر العقبیٰ صفحہ ۱۴۷ اور صواعق محرقہ صفحہ ۱۱۵ اور دیگر بے شمار کتب اہل سنت میں لکھا ہے کہ ایک فرشتہ ایک دن نبی کریم کی خدمت میں آیا اور اس دن رسول پاک اپنی زوجہ محترمہ جناب ام سلمہ کے گھر میں تشریف فرما تھے اور دوسری روایت میں لکھا ہے کہ حضور پاک اپنی بیوی عائشہ کے گھر میں تشریف فرما تھے کہ اچانک شہزادہ امام حسینؑ تشریف لائے رسول خدا نے کھڑے ہو کر بچہ کو اٹھا لیا اور چومنے لگے اس فرشتہ نے عرض کی کہ آپ امت اس بچہ کو قتل کرے گی اور پھر وہ فرشتہ امام حسینؑ کی قتل گاہ سے مٹی اٹھا لایا اور نبی کریم کی خدمت میں پیش کی وہ مٹی رسول خدا نے اپنی زوجہ محترمہ ام سلمہ کو دی اور فرمایا کہ یہ مٹی جب خون کی طرح ہو جائے تو سمجھ لینا کہ میرا شہزادہ حسینؑ شہید کر دیا گیا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف اس حدیث کو محدثین اہل سنت نے مختلف الفاظ سے نقل کیا ہے ہمارا مدعا اس حدیث سے یہ ہے کہ امام حسینؑ

کی شہادت کے ذکر اور یاد کی خاطر رسول خدا نے وہ مٹی منگوائی اور ام سلمہ کے پاس رکھی تھی۔

پس معلوم ہوا کہ اصل مقصد نبی کریم کا اس مٹی سے تذکر شہادت امام حسین تھا اور یہ مقصد تعزیہ داری سے بھی حاصل ہوتا ہے اس لئے تعزیہ داری شرعاً محبوب ہے

اعتراض: حافظ صلاح الدین نے اپنے رسالہ ماہ محرم اور موجودہ مسلمان کے ص۱۵ میں لکھا ہے کہ شیعہ قوم تعزیہ سے اپنی مرادیں اور حاجات طلب کرتی ہے جو صریحاً شرک ہے

جواب

اہل تشیع قاضی الحاجات اللہ تعالیٰ کو سمجھتے ہیں

بیانہ ارباب انصاف قوم شیعہ کی کتابیں حاضر ہیں گواہ ہیں کہ خلق اور رزق میں شیعوں کا عقیدہ یہ ہے فاما الائمۃ فانہم یسئلون اللہ فیخلق ویسئلونہ فیرزق ایجابا لمسالتہم واعظاما لحقہم کہ امام برحق بعنوان شفاعت خدا تعالیٰ سے سوال کرکے

ہیں اور خدا تعالیٰ ان سوال کو پورا کرتے ہوئے رزق دیتا ہے اور خلق کرتا ہے اور جس طرح کعبہ یا مسجد یا مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہو کر دعا مانگنا شرک نہیں ہے اسی طرح تعزیہ یعنی امام حسینؑ کی قبر یا قبر کی شبیہ کے پاس کھڑے ہو کر بحق محمدؐ و آل محمد کہہ کر خدا سے حاجات اور مرادیں مانگنا بھی شرک نہیں ہے۔

اور اگر عوام الناس امام یا نبیؐ کو خطاب کر کے حاجات طلب کرتے ہیں تو یہ من باب المجاز ہے نہ من باب الحقیقیہ ہے اور وہ لوگ اس باریکی کو جانتے ہیں کہ امام یا نبی خدا تعالیٰ سے شفاعت کر کے حاجات پوری کرواتے ہیں اور رسم عزاداری میں مختلف امور شامل ہیں۔

مثلاً شبیہ ضریح یا روضہ یا علم مبارک یا جھولا وغیرہ ان سے مقصود واقعات کربلا کو یاد دلانا ہے تا کہ دنیا کو معلوم رہے کہ نظام مطلق کی قربانی دینا بڑا اعلیٰ اور افضل کام ہے کہ جس کی خاطر خاندان نبوت نے تمام گھر قربان کر دیا اور اہل اسلام کو رہنمائی فرما گئے کہ جب کوئی یزید دین اسلام کو مٹانے پر تل جائے تو دین اسلام کی بقاء اور اس یزید کے ظلم کے خلاف [illegible] پھر اگر گھر قربان کیا جائے۔

خدا گواہ ہے کہ شیعہ قوم ذوالجناح اور روضہ مبارک یا علم مبارک یا جھولا وغیرہ کو معبود برحق نہیں سمجھتی ان کو حاجت روا نہیں جانتی بلکہ

ان چیزوں سے واقعات کربلا کی یاد تازہ ہوتی ہے اور خاندان نبوت کی مظلومیت یاد آتی ہے اور آخر میں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو خاندان نبوت کی عقیدت نصیب فرمادے۔

اعتراض: نواصب یہ رونا بھی روتے ہیں کہ شیعہ لوگ یا علی مدد کہتے ہیں اور یہ صریحاً شرک ہیں۔

جواب: ارباب انصاف قوم شیعہ کی کتب احادیث گواہ ہیں کہ قاضی الحاجات اور مشکل کشا قوم شیعہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو سمجھتی ہے اور ہیں تمام عالم اسلام کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ دعا کے موضوع پر اہل شیعہ کی مشہور ترین کتاب جو کہ عام ملتی بھی ہے وہ مفاتیح الجنان ہے یا صحیفہ کاملہ ہے علماء کرام عربی خوب جانتے ہیں۔ ان کتابوں کی دعاؤں کے معانی پر غور و فکر فرمادیں۔ مجھے امید ہے کہ مذکورہ دعویٰ کو درست بالکل صحیح پائیں گے۔ البتہ ہر دعا کے اول یا وسط یا آخر میں اللھم بحق محمد و آل محمد بعینہٖ یہ الفاظ یا ان کا مفہوم ان ضرور ملے گا۔ اور محمد و آل محمد کے وسیلہ کو اہل سنت بھائی بھی قبول فرماتے ہیں اور جو لوگ اس وسیلہ کے منکر ہیں وہ نواصب ہیں سنی نہیں ہیں۔ اور لفظ یا علی مدد کہنا حقیقۃ عرفیہ کے لحاظ سے شیعوں کا قومی نشان ہے اور اس کے ذریعہ اپنے اور غیر میں امتیاز پیدا ہوتا ہے

اور حضرت علیؑ سے مدد مانگنے کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ شیعوں نے خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں حضرت علیؑ کو حاجت روا بنا لیا ہے بلکہ ان کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح امت مسلمہ کے حق میں نبیؐ کریم کی شفاعت برحق ہے

اسی طرح حضرت کی شفاعت بھی برحق ہے، جس انداز اور کیفیت سے اپنے وصال کے بعد نبیؐ کریم اپنی امت کی نگرانی اور مدد فرماتے ہیں اسی طرح حضرت علیؑ بھی نگرانی اور مدد کرتے ہیں پس حضرت علیؑ کو اللہ کا ولی اللہ کا خاص بندہ سمجھ کر اور اللہ پاک اور اس کی مخلوق کے درمیان وسیلہ جان کر آنجناب سے مدد مانگنا نہ ہی کفر ہے اور نہ ہی شرک ہے اور اس طرح مدد مانگنا شرعاً جائز ہے۔

ذکر شہادت امام حسینؑ تاریخ اسلام کی روشنی میں

نواصب کا محبوب ترین مورخ ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۷۱ میں لکھتا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام کربلا میں وارد ہوئے تو حکومت یزید کے گورنر ابن زیاد نے اطراف سے ناکہ بندی کر دی اور تاریخ کامل صفحہ ۲۶ اور اخبار الطوال صفحہ ۲۵۱ میں لکھا ہے کہ ابن زیاد نے ایک فوجی افسر کو یہ خط بھی لکھا کہ اما بعد جب میرا خط اور قاصد پہنچے تو حسین بن علیؑ کو گھیرے میں لے لے اور ان کو ایسی ویران جگہ میں اترنے پر مجبور کرے کہ جس میں پانی نہ ہو اور میں نے قاصد کو حکم دیا ہے کہ جب تک تو میرے حکم پر عمل پیرا نہ ہوا اس وقت تک وہ تیرے ساتھ رہے اور پھر عمر بن سعد کی قیادت میں حکومت نے فوجی دستے خاندان نبوت سے جنگ کی خاطر کربلا کی طرف روانہ کرنے شروع کر دیئے اور ۶ محرم الحرام تک فوج بقدر ضرورت جمع ہو چکی تھی۔

حکومت یزید نے خاندان نبوت کا ان کی شہادت سے تین دن پہلے پانی بند کر دیا تھا

ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۷۵ میں اور ابی حنیفہ دینوری اخبار الطوال صفحہ ۱۵۵ میں لکھتا ہے کہ حکومت یزید نے عمر بن سعد کو حکم دیا تھا کہ امام حسینؑ اور دیگر خاندان نبوت کا اس طرح پانی بند کرو کہ وہ ایک گھونٹ بھی پانی نہ پی سکیں کیونکہ حضرت عثمان کا بھی پانی بند کیا گیا تھا اور کتاب اہل سنت الصواعق المحرقہ میں لکھا ہے کہ فوج یزید پانی بند ہونے کے بعد خاندان نبوت کے ساتھ اس طرح تمسخر کرتی تھی کہ اے حسینؑ دیکھو فرات کا پانی کیسا صاف ہے مگر تو ایک قطرہ بھی نہ پی سکے گا۔ البدایہ صفحہ ۱۷۵ میں لکھا ہے کہ عمر و بن سعد نے فوج یزید کے ایک افسر عمرو بن الحجاج الزبیدی کو ۵۰۰ سو سواروں کا ایک فوج کا دستہ دیا اور پانی روکنے کی خاطر فرات کے کنارے پہرہ بٹھا دیا۔

فرمائش

امام حسینؑ کی فوج یزید کے جنرل سے کہ جنگ نہ چھیڑی جائے

کتاب اہل سنت مقتل الحسین ص ۲۵/۱ میں لکھا ہے کہ امام حسینؑ نے کربلا میں فوج یزید کے افسر عمر بن سعد سے ملاقات فرمائی اور اسے فرمایا کہ تم خوف خدا کرو مجھے کیوں قتل کرتے ہو تم اچھی طرح جانتے ہو کہ میں نبی کا بیٹا ہوں آپ ان لوگوں کو چھوڑ کر میرے ساتھ مل جاؤ یہ انجام کے لحاظ سے آپ کے لئے بہتر ہے عمر بن سعد نے کہا اگر ایسا کروں تو مجھے ڈر ہے کہ حکومت یزید کوفہ میں میرے گھر کو گرا دے گی امام پاک نے فرمایا کہ میں بنوا دوں گا۔ عمر بن سعد نے پھر کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ حکومت یزید میری جاگیر ضبط کرے گی۔ امام پاک نے فرمایا کہ میں اس کا معاوضہ دوں گا پھر عمر بن سعد نے کہا کہ میرے بچے کوفہ میں اور حکومت یزید سے مجھے اپنے بچوں کے بارے خطرہ ہے امام پاک نے فرمایا کہ میں تیرے بچوں کی سلامتی کی ضمانت دیتا ہوں اس کے بعد عمر بن سعد بالکل خاموش ہو گیا پھر امام پاک نے فرمایا، اے ... رفتہ ... کہ

بعد تمہیں عراق کی گندم کھانا بہت کم نصیب ہوگا عمر بن سعد نے مسخر سے کہا کہ گندم کے بجائے جو پر گزارہ کر لوں گا۔ جب مذاکرات کامیاب نہ ہونے تو امام پاک واپس تشریف لائے

حکومت یزید کا شمر بن ذی الجوشن کو کربلا روانہ کرنا

نی صب کا محبوب ترین مورخ ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ ص۱۷۶ میں لکھتا ہے کہ حکومت یزید نے شمر کو یہ حکم دے کر کربلا روانہ کیا کہ جاؤ اور دیکھو کہ خاندان نبوت حکومت یزید کو مانتا ہے اگر نہیں مانتا تو عمر بن سعد سے کہو کہ وہ ان سے جنگ کرے تذکرہ خواص الامہ ص۱۴۱ اور مقتل الحسین ص۲۴۵ میں لکھا ہے کہ عمرو بن سعد کو یہ بھی کہو کہ خاندان نبوت کے قتل کے بعد ان کی لاشوں پر گھوڑے بھی دوڑانا ابن کثیر لکھتا ہے کہ شمرو کو یہ حکم بھی ملا ہوا تھا کہ اگر عمرو بن سعد تمہارے حکم کو ماننے میں سستی کرے تو اس کو قتل کر دینا اور تو اس کی جگہ فوج کا افسر ہے پس شمر کربلا میں پہنچا اور عمرو بن سعد کو حکومت یزید کا پیغام پہنچایا اس کے بعد عمر اور شمر میں کچھ تکرار ہوئی اور بھر عمر بن سعد خود ہی حکومت یزید کی خوشنودی کی خاطر خاندان نبوت سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گیا

حکومت یزید کا ۹ محرم الحرام کو حملہ کی تیاری کرنا

ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۷۶ میں لکھتا ہے کہ ۹ محرم الحرام خمیس کا دن تھا کہ عمرو بن سعد نے اپنی فوج کو وقت عصر کے بعد حملہ کی تیاری کا حکم دیا اور پھر فوج یزید گھوڑے کرنے زادیلے گئے خیام اور خاندان نبوت کی قیام گاہ کی طرف بڑھنے لگا فوج یزید کی نقل وحرکت کو دیکھ کر امام حسینؑ کے بھائی قمر بنی ہاشم جناب عباسؑ بن علیؑ نے امام حسینؑ کی خدمت میں اکر صورت حال کی اطلاع دی امام پاک نے فرمایا کہ آپ ان کے پاس جائیں اور ان کا ارادہ معلوم کریں۔ جناب عباس گئے اور فوجی نقل وحرکت اور پیش قدمی کی وجہ پوچھیں فوج کے جنرل نے بتایا کہ حکومت یزید کا حکم نامہ آیا کہ خاندان نبوت حکومت یزید کی اطاعت قبول کرے اور نہ ان کو قتل کر دیا جائے جناب عباس نے واپس آکر امام حسینؑ کی خدمت میں فوج کا ارادہ بیان کیا۔

خاندان نبوت کا ایک رات کی مہلت مانگنا

ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ جلد ۸ صفحہ ۱۷۶ میں لکھتا ہے کہ امام حسینؑ نے اپنے بھائی جناب عباسؑ سے فرمایا کہ آپ دوبارہ ان کے پاس جائیں اور یہ پیش کش کریں کہ وہ جنگ

آج کی رات جنگ نہ کریں ۔

لعلنا نصلی لربنا ھذہ اللیلۃ و ندعوہ فقد علم اللہ منی انی

احب الصلوٰۃ و تلاوۃ کتابہ والدعاء

کیوں کہ ہم رات کو خدا کی عبادت کر لیں اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نماز اور دعا اور تلاوت قرآن سے محبت رکھتا ہوں ۔ عمر بن سعد اور شمر بن ذی الجوشن کو ایک رات کی مہلت دینے میں کچھ تردد ہوا ۔ پھر ابن کثیر دمشقی البدایہ میں اور محدث خوارزمی مقتل الحسین میں لکھتا ہے کہ حکومت یزید کے ایک فوجی عمرو بن الحجاج زبیدی نے خاندان نبوت کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اگر یہ لوگ بالفرض قوم ترک و دیلم سے ہوتے تو بھی ان کو ایک رات کی مہلت دی جا سکتی تھی اور حال یہ ہے کہ یہ لوگ خاندان نبوت ہے اور آل رسول ہیں اس کے بعد حکومت یزید کے جنرل عمر بن سعد نے ایک رات کی مہلت دے دی اور پھر دس محرم الحرام کی رات خاندان نبوت اور ان کے اصحاب نے عبادت نوافل اور تلاوت قرآن میں گزار دی ۔

صبح عاشورا اور شہزادہ علی اکبر کی اذان

شیخ جعفر شوستری اپنی مجالس عشرہ صفحہ ۹۴ میں لکھتے ہیں کہ جب دس محرم الحرام کی رات ختم ہونے کے قریب آئی تو امام حسین علیہ السلام نے اپنے موذن حجاج بن مسروق کو بلایا یہ شخص بھی شہدا کربلا میں شامل ہے اور اذان دیتا تھا۔ امام پاک نے اسے فرمایا کہ آج صبح کی اذان میرا بیٹا علی اکبر دے گا۔ اس کے بعد شہزادہ نے اذان دی اور شہدا کربلا نے صفیں باندھیں اور امام حسین نے نماز پڑھائی اور پھر سب تعقیبات میں مشغول ہو گئے۔

امام پاک کا نماز صبح کے بعد اتمام حجت کرنا

نواصب کا محبوب ترین مورخ ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۷۹ میں لکھتا ہے کہ تعقیبات نماز صبح کے بعد ثم رکب الحسین علی فرسه ووقف مصحفا فوضعه بین یدیه ثم استقبل القوم الخ

کہ امام حسین گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنے سامنے قرآن پاک رکھا پھر فوج یزید کے پاس آئے اور ان کو جنگ سے باز رکھنے کی آخری کوشش فرمائی کہ فوج یزید اپنے دل میں سوچو اور میرے حسب ونسب

لہ بھیجا تو میں تمہارے نبی کا فرزند ہوں میرے اور میرے بھائی کی شان میں
رسول خدا نے فرمایا تھا کہ ھذان سید ا شباب اھل الجنۃ کہ یہ
حسنؑ اور حسینؑ جوانانِ جنت کے سردار ہیں، نہ ایک ظالم حکومت کی حفاظت
کی خاطر تمہارے لئے میرا قتل کرنا جائز نہیں ہے۔

ایک اور اندازِ اتمامِ حجت نواصب کا محبوب ترین مورخ ابن کثیر البدایہ صفحہ ۱۸۳ میں لکھتا ہے کہ فرزند رسولؐ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ مجھے بتاؤ کہ میں نے تمہارا کوئی آدمی قتل کیا ہے کہ جس کا بدلہ آپ کو مطلوب ہے یا میں نے کسی کا کوئی مالی نقصان کیا ہے جس کی آپ کو اذیت پہنچی ہے یا میں نے کسی کو زخمی کیا ہے کہ آپ کو اس کا دکھ ہوا ہے۔

حکومت یزید کے افسرانِ اعلیٰ نے امام پاک کو یہ جواب دیا کہ آپ بنوامیہ کی آپ یزید کی حکومت کو تسلیم کریں ورنہ ہم آپ کو قتل کر دیں گے امام نے فرمایا خدا کی قسم میں ذلت کے ساتھ ان کی اطاعت ہرگز قبول نہیں کروں گا اور میں یزید کی غلامی کا اقرار کبھی نہیں کروں گا۔

فوج یزید کی تیاری ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ صفحہ ۸/۱۸۴ میں اور محدث خوارزمی مقتل الحسین صفحہ میں اور سید علی بن طاؤس کتاب لہوف میں لکھتے ہیں کہ دس محرم الحرام روز جمعہ بوقت صبح سنہ ۶۱ھ کربلا کے میدان میں خاندانِ نبوت کو قتل کرنے کی خاطر عمر بن سعد نے فوج یزید

کو اس طرح الترتیب دیا کہ میمنہ لشکر پر عمرو بن حجاز زبیدی کو میسرہ پر شمر بن
ذی الجوشن کو سردار مقرر کیا اور سواروں پہ عزرہ بن قیس کو اور پیادوں پر
شبث بن ربعی کو افسر مقرر کیا اور فوج یزید کا علم اپنے غلام وردان کو دیا۔

خاندان نبوت کے } حضرت امام حسین نے بنو امیہ کے ظلم کے خلاف
دفاع کی تیاری } احتجاج اور نظام مصطفیٰ کی بقا کی خاطر اور راہ
خدا میں شہادت کے لئے اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ دلیری اور جرأت سے
یوں تیاری فرمائی کہ اپنی مختصر سپاہ کے میمنہ پر اپنے صحابی زہیر بن قین
کو اور میسرہ پر حبیب بن مظاہر کو سردار مقرر کیا اور خاندان نبوت کی چھوٹی
سی سپاہ کا علم اپنے بھائی عباس بن علی کو دیا اور مخدرات عصمت کے خیام
کو اپنی پشت کی طرف رکھا اور سامنے فوج یزید کا بہت بڑا لشکر تھا۔

فوج یزید کی پیش قدمی } نواصب کے محبوب ترین مورخ ابن کثیر
اور جارحانہ حملہ } دمشقی نے البدایہ والنہایہ ص۱۸۱ میں اور
دوسری کتب اسلامی میں بھی لکھا ہے کہ جنگ کربلا کی ابتدا فوج یزید کی
طرف ہوئی ہے لشکر یزید کے جنرل عمر بن سعد نے اپنے غلام وردان سے
کہا کہ علم لشکر کو میرے قریب لاؤ اور پھر عمر بن سعد نے اپنی آستین کو بیٹا
اور امام پاک اور خاندان نبوت کی طرف تیر پھینکا اور پھر خوشی اور غرور
میں آ کر کہنے لگا کہ تم سب حکومت یزید کے ہاں گواہی دینا کہ میں نے

خاندانِ نبوت پر سب سے پہلے تیر چلایا ہے اور کتاب اللہوف میں لکھا ہے کہ اس کے بعد فوجِ یزید نے خاندانِ نبوت پر اتنے تیر چلائے کہ گویا تیروں کی بارش برسادی۔ چونکہ دفاع کا حق ہر انسان کو ہے پس اس کے بعد امام حسینؑ نے اپنے اصحاب اور خاندانِ نبوت سے فرمایا کہ یہ تیر حکومتِ یزید کی طرف سے آپ کی طرف قاصد ہیں خدا تم پر رحمت نازل کرے آپ اب موت کے لئے اور درجہ شہادت حاصل کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اس کے بعد جنگ ہونے لگی اور خاندانِ نبوت کے افراد اور امام پاک کے اصحاب ایک دوسرے کے بعد نظامِ مصطفیٰ کی خاطر اپنی جان کی قربانی پیش کرتے رہے اور راہِ خدا میں قتل ہو کر درجہ شہادت حاصل کرتے رہے۔

جنگ کے دوران اتمامِ حجت

امام حسینؑ نے اتمامِ حجت کی خاطر فوجِ یزید کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اما من ذاب یذبّ عن حرم رسول اللہ کہ خاندانِ نبوت کی شہزادیوں کے پردہ کی حفاظت کی خاطر کوئی شخص اس فوجِ یزید کو ہم سے دور کرنے والا ہے۔

میدانِ جہاد میں امام حسینؑ کی نماز

محدث خوارزمی نے اپنی کتاب مقتل الحسینؑ میں لکھا ہے کہ امام حسینؑ کے صحابی ابوثمامہ الصیداوی

نے زوال شمس کو دیکھ کر عرض کی اے آقا ئے نامدار دشمن بھی بہت قریب آچکا ہے اور خدا کی قسم تمہارے قتل کے لئے بغیر آپ تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ یہ نماز جس کا وقت قریب آچکا ہے اسے پڑھ کر دنیا سے جاؤں۔ امام پاک نے آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ ذکرت الصلوٰۃ جعلک اللّٰہ من المصلین کہ آپ نے نماز کو یاد کیا ہے خدا آپ کو نماز گزاروں میں شمار کرے پھر امام پاک نے لشکر یزید سے جنگ روکنے کی خواہش کی تاکہ نماز ادا کی جائے مگر فوج یزید نے نماز کی خاطر جنگ روکنے سے انکار کر دیا پھر بحکم امام زھیر بن قیس اور سعید بن عبداللّٰہ حفاظت کی خاطر امام پاک کے آگے کھڑے ہو گئے اور امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اور ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ میں لکھتا ہے کہ

نماز خوف کے طریقہ پر امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اور جب نماز ختم ہوئی تو سعید بن عبداللّٰہ کو تیرہ زخم تیروں کے لگ چکے تھے اور وہ گر پڑے اور درجہ شہادت حاصل کیا۔

مقتل الحسین میں لکھا ہے کہ ایک ایک صحابی آتا رہا اور امام پاک کی خدمت میں نذرانہ سلام پیش کر کے میدان جہاد میں جاتا رہا اور درجہ شہادت حاصل کرتا رہا۔

امام حسینؑ کا جہاد اور شہادت | محدث خوارزمی مقتول الحسینؑ ص ۳۲ ج ۲ میں لکھتے ہیں کہ امام پاک کے اصحاب کی شہادت کے بعد

اصحاب کے ساتھ وہ لوگ رہ گئے جو بنو ہاشم تھے اور خاندان نبوت کا قیمتی سرمایہ تھے پس دین اسلام کی بقاء اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی خاطر خاندان نبوت کے افراد بھی ایک دوسرے کے بعد میدان جہاد میں جا کر درجہ شہادت حاصل کرنے لگے۔ اصحاب اور بنو ہاشم کی شہادت کے وقت امام حسینؑ نے ایسے دکھ اور درد بھرے مناظر دیکھے تھے کہ جن کی مثال انبیاء کے مصائب میں بھی نہیں ملتی اصحاب اور بنو ہاشم کی شہادت کے بعد جب حضرت امام حسینؑ تنہا رہ گئے تو امام پاک نے مخدرات عصمت کے خیام میں آ کر شہزادیوں کو ہاشمی خواتین کو تسلی اور دلاسا دیا اور ان بیبیوں کو اور یتیم بچوں کو خدا کے سپرد کیا، وقت وداع بھی امام نے کئی درد بھرے مناظر دیکھے اور آخر میں رخصت ہو کر نہایت ہی اطمینان سے وارد میدان کارزار ہوئے۔

امام حسینؑ کی شجاعت | شیخ جعفر شوشتری اپنی کتاب مجالس عشرہ میں لکھتے ہیں کہ جب امام پاک میدان جنگ میں تشریف

لائے تو چہرہ مبارک سے محمد مصطفیٰؐ کے نور کی جھلک آ رہی تھی اور حیدر کرار والا رعب اور دبدبہ ظاہر تھا اور فاطمہ زہراؑ کی عصمت

و شرافت اور حسن مجتبیٰ کے اخلاق کی جلوہ نمائی تھی، امام حسینؑ کا چہرہ مبارک

بے شمار تفکرات اور دکھ درد کے باوجود تر و تازہ تھا۔

شیخ مرحوم لکھتے ہیں کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ امام حسینؑ حضرت علیؑ یا رسولؐ

خدا سے زیادہ بہادر ہے۔ شاید یہ بات خلاف ادب ہو البتہ جن حالات

میں امام حسینؑ نے جہاد فرمایا ہے ویسے جہاد کرنے کا حضرت علیؑ کو اتفاق

نہیں ہوا مثلاً بدن زخموں سے چور چور، ایک طرف ناموس کے خیموں پر

نگاہ اور دوسری طرف فوج یزید پر نظر پیاسے بچوں کی طرف سے طلب

آب کی صدا اور دکھی بہنوں کے خیموں سے درد بھرے بینوں کی آواز

امام حسینؑ کی شجاعت اور یزیدیوں کی گواہی	نواصب کا محبوب ترین مورخ ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ ص ۱۸۸ میں لکھتا ہے

کہ عبداللہ بن عمار کہتا ہے ما رأیت مکثوراً قط قد قتل اولادہ و

اصحابہ اربط جاشا منہ ولا امضی جنانا منہ واللہ

ما رأیت قبلہ ولا بعدہ مثلہ۔

کہ میں نے حسینؑ بن علیؑ جیسا کوئی بہادر نہیں دیکھا کہ جس کا دل

اس طرح ٹوٹا ہوا ہو کہ اس کے بیٹے اور بھائی اس کے سامنے قتل کر

دیئے گئے ہوں اور پھر بھی دل کو مضبوط رکھے۔ حسینؑ بن علیؑ کی طرح

خدا کی قسم میں نے پہلے بھی اور بعد میں بھی کسی کو بہادر نہیں پایا۔

امام حسینؑ کا میدان جہاد میں اگر رجز پڑھنا } (۱) میں آل ہاشم سے علیؑ کا بیٹا ہوں اور وقت فخر یہی میرے لئے کافی ہے۔

(۲) میرا نانا محمد مصطفیٰؐ ہے اور ہم اس دنیا میں ہدایت کی روشن شمع ہیں (۳) میری ماں فاطمہؑ زہرا اور چچا جعفر طیارؑ ہے ہمارے گھر میں اللہ کی کتاب نازل ہوئی (۴) ہم عذاب الہٰی سے خدا کی مخلوق میں امان ہیں (۵) ہم کوثر کا پانی پلانے والے ہیں اور قیامت کے دن ہمارا دوست کامیاب اور دشمن گھاٹے میں ہوگا صواعق محرقہ ص ۱۱۸ ملاحظہ کریں۔

نیز مقتل الحسینؑ میں یہ رجز بھی لکھا ہے (۱) کہ اگرچہ دنیا کا گھر اعلیٰ شمار کیا جاتا ہے مگر اللہ کا ثواب اور انعام ہر شئے سے حقیقی ہے (۲) اگرچہ ابدان موت کے لئے خلق ہوئے ہیں مگر راہ خدا میں آدمی کا تلوار سے قتل ہونا زیادہ فضیلت ہے۔

امام حسینؑ کی کیفیت جنگ } مرحوم شیخ جعفر شوستری فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ جب درجہ شہادت حاصل کرنے کے لئے تیار ہو کر میدان جنگ میں تشریف لائے امام پاکؑ نے فوج یزید کو مقابلہ کے لئے للکارا پس حکومت یزید کا لشکر ایک بار ٹوٹ پڑا

جب فوج یزید نے مل کر حملہ کیا تو حضرت امام حسینؑ دشمن فوج کے مقابلہ میں ان یزیدیوں کے حملہ کے سامنے پہاڑ کی طرح ثابت قدم رہے اور اس بہادری سے مقابلہ کیا کہ اول اور آخر زمانہ کے لوگوں میں ایسی بہادری کی مثال نہیں ملتی۔ فوج یزید کا جو سپاہی بھی امام کے حق کے ارادہ قتل کی نیت سے مقابلہ میں آیا تو وہ ہلاک ہو کر جہنم پہنچا۔

امام حسینؑ کا ایک اور انداز جنگ { جب لشکر یزید سے کوئی فوجی بھی تنہا مقابلہ میں آنے کے لئے تیار نہ ہوا اور دور دور سے

تیر اور پتھر مارنے لگا تو پھر امام پاک نے خود لشکر یزید پر حملہ فرمایا۔ اور جنگ بھڑک اٹھی نواصب کا محبوب ترین مورخ ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ ص ۱۸۷ میں لکھتا ہے کہ امام حسینؑ پر ہر طرف سے لشکر یزید ٹوٹ پڑا اور امام پاک تلوار لے کر ان کے درمیان مصروف جہاد تھے اور فوج یزید میں یوں بھگدڑ مچی ہوئی تھی جیسے شیر کے سامنے بھیڑیوں میں افراتفری ہوتی ہے اور مرحوم شیخ جعفر شوستری فرماتے ہیں کہ اس حملہ میں امام پاک کے سامنے فوج یزید اس طرح بھاگ رہی تھی جیسے طرح ٹڈیوں کا دل منتشر ہوتا ہے فوج یزید کی صفوں کو درہم برہم کر دیا اور ان کے جھنڈے گر گئے۔

فوج یزید کا خواتین بنی ہاشم کے خیام پر حملہ کی تیاری

البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۸۹ میں لکھا ہے کہ شمر بن ذی الجوشن فوج یزید سے کچھ سپاہیوں کو لے کر خیام امام حسین کی طرف آیا اور امام پاک اور خیام کے درمیان آکر حائل ہو گیا اس وقت امام پاک نے فرمایا اگر خدا اور قیامت پر تمہارا ایمان نہیں ہے تو کم از کم عرب کے بہادر بنو اور مخدرات عصمت کے خیموں سے دور ہٹ جاؤ فوج یزید اس وقت خیام سے دور ہو گئی اور امام پاک خیام میں تشریف لائے اور بہنوں اور بیٹیوں کو دلاسا دیا اور دوبارہ انہیں خدا حافظ کہا - اور دوبارہ میدان میں تشریف لائے اور خون سے زرہ مبارک کے سوراخ بھرے ہوئے تھے -

امام پاک کا زخموں سے چور چور ہونا اور شہادت کا وقت قریب ہونا

محدث خوارزمی نے مقتل الحسین صفحہ ۳۴ ج ۲ میں لکھا ہے کہ امام پاک معروف جہاد تھے کہ فوج یزید سے ایک سپاہی ابو الحتوف الجعفی نے آنجناب کو ایک تیر پیشانی مبارک پر مارا کہ جسے رخ انور خون سے بھر گیا اور آنجناب نے بڑے حوصلہ سے اس زخم کو برداشت فرمایا مگر اس سے پہلے کئی زخم لگ چکے تھے محدث خوارزمی لکھتے ہیں ۷۲ زخم لگ چکے تھے کہ امام پاک میدان میں ایک جگہ آرام

کی خاطر رکے تھے کہ اچانک فوج یزید کے ایک سپاہی نے آنجناب کو پیشانی مبارک پر پتھر مارا جسے چہرہ مبارک دوبارہ زخمی ہوگیا اور آنجناب نے کپڑا لے کر رخ انور کو خون سے صاف کرنا چاہا تو فوج یزید نے ایک تیر جس کی تین نوکیں تھیں وہ امام حسین کی چھاتی پر دل کے مقام پر مارا اس تیر کے لگتے ہی امام پاک نے یہ کلمات زبان مبارک پر جاری کئے بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ ان کلمات سے مقصد یہ تھا کہ میری تمام مصیبت اور شہادت اللہ کے لئے اور اسلام اور نظام مصطفیٰ کے لئے ہے پھر آنجناب نے اس تیر کو بڑی تکلیف سے کھینچا اور تیر کی جگہ سے خون زیادہ بہنے لگا آنجناب نے اس زخم سے خون لے کر آسمان کی طرف پھینکا اور پھر اسی زخم سے دوبارہ خون لے کر رخ انور کو رنگین فرماتے ہوئے کہا کہ قیامت کے دن میں اس خون آلودہ چہرہ سے اپنے نانا رسول اللہ سے ملاقات کروں گا۔

امام حسین کا زخموں سے چور ہو کر گھوڑے سے گرنا

محدث خوارزمی مقتل الحسین صفحہ ۳۵/۲ میں لکھتے ہیں کہ تیروں کے زخموں نے آنجناب کو نڈھال کر دیا تھا اور نیزوں اور تلواروں نے ہر طرف سے گھیر ڈال لیا تھا کہ فوج یزید کے ایک سپاہی زرعہ بن شریک تمیمی نے آپ کو تلوار کا ایک زخم لگایا پھر فوج یزید کے ایک اور سپاہی

سنان بن انس نے آنجناب کو گردن میں ایک سخت زخم تیر کا لگایا اور پھر ایک یزیدی فوجی نے امام کے پہلوں میں ایک سخت زخم لگایا تھا فسقط الحسینؑ عن فرسہ علی الارض علی خدہ الایمن یس زخموں سے چور چور ہو کر ہمارے رسول کا فرزند گھوڑے سے دائیں رخسار کے بل زمین پر گر پڑا پھر پاک امام گرنے کے بعد اٹھ بیٹھے اور گلوے مبارک سے تیر نکالا ۔

امام پاک کی دردناک حالت دیکھ کر امام کی بہن زینبؑ کا خیمہ سے باہر آنا | محدث خوارزمی مقتل الحسین میں لکھتے ہیں کہ امام پاک کی درد بھری حالت دیکھ کر آنجناب کی بڑی

بہن حضرت زینبؑ بنت علیؑ بے چین اور بے قرار ہو کر خیمے سے باہر نکل آئی اور یہ درد بھرا بین کیا کہ خدایا اب اس کے بعد قیامت کب آئے گی یہ آسمان زمین پر ٹوٹ کیوں نہیں پڑتا اور یہ پہاڑ ریزہ ریزہ کیوں نہیں ہوتے اور بی بی نے فوج یزید کے جنرل عمر بن سعد سے فرمایا کہ تو دیکھ رہا ہے اور فرزند علیؑ قتل ہو رہا ہے (خاندان نبوت کی مظلومیت کا یہ وہ درد بھرا منظر تھا کہ جسے دیکھ کر عمر بن سعد کے بھی آنسو نکل آئے تھے) جناب زینبؑ بنت علیؑ اتمام حجت فرما کر واپس خیمہ میں تشریف لائیں اور پھر شمر بن ذی الجوشن نے فوج یزید کو للکارا کہ اب کس چیز

انتظار ہے قتل وہ کہ اب حسینؑ کا سر قلم کرو ایک یزیدی فوجی زرعہ بن شریک نے امام پاک کے بازوؤں اور دوش پر تلوار کے سخت زخم لگائے اور اسی دوران ایک یزیدی فوجی سنان بن انس نے آنجناب کو نیزہ کا ایک سخت زخم لگایا اس زخم سے پہلے امام پاک اُٹھتے تھے اور پھر منہ کے بل گر پڑتے تھے مگر زخم کے بعد اٹھنے کی طاقت نہ رہی۔

امام حسینؑ کا سر قلم ہونا

محدث خوارزمی مقتل الحسین میں لکھتے ہیں کہ جب امام حسینؑ میں بیٹھنے کی طاقت بھی نہ رہی تو پھر وہ وقت آیا کہ زمین خدا لرز گئی اور آسمان کانپ گیا اور حکومت یزید کے ہاتھوں وہ سیاہ کارنامہ سرزد ہوا کہ قیامت تک نبی کریمؐ کا کلمہ پڑھنے والے یزید پر لعنت بھیجتے رہیں گے اور تاریخ اسلام کے ورق خون روتے رہیں گے اور وہ یزید کی بدکاری یہ ہے کہ اس کا ایک فوجی جنرل شمر بن ذی الجوشن آیا اور بارہ ضربیں خنجر کی چلائیں اور فرزند نبیؐ کا سر اقدس بدن مبارک سے جدا کیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

حکومت یزید نے خواتین بنی ہاشم کو امام پاک کی شہادت کے بعد قید بھی کیا تھا

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۴۳ ج ۴ ذکر الحسینؑ

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقہ ص ۱۱۹ مقصد ۳ فصل ۳

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار ص ۹۸ ذکر الحسینؑ -

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الفرید ص ۲۵۴ ج ۲ ذکر الحسینؑ

(۵) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۴۹ ذکر الحسینؑ ص ۱۵۶

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۱۳۱ ذکر الحسینؑ

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح المفیرہ الوھریہ ص ۱۳۶

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین ص ۱۹۰ ذکر الحسینؑ

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذھب ص ۶۶ سنہ ۶۱

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص ۸۶ ذکر امام حسینؑ

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابوالفدا ص ۱۹۱ ذکر الحسینؑ

(۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۲۰۷ ذکر الحسینؑ

(۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الاول ص ۱۰۶ ذکر الحسینؑ

(۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ اسلام ذہبی صفحہ ۳۵۰/۲ ذکر الحسینؑ

(۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السئول صفحہ ۳۴ ذکر الحسینؑ

(۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب الفصول المہمہ صفحہ ۱۹۵ ذکر الحسینؑ۔

(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الشہداء صفحہ ۲۳۴/۲ صفحہ ۲۳۶

(۱۸) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسینؑ صفحہ ۵۹/۲ صفحہ ۶۱ صفحہ ۶۴/۲

(۱۹) اہل سنت کی معتبر کتاب العقول صفحہ ۲۳۲ صفحہ ۲۳۶

(۲۰) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ صفحہ ۱۹۴ صفحہ ۱۹۶/۸

(۲۱) اہل سنت کی معتبر کتاب ینابیع المودہ صفحہ ۳۵۰/۲ ذکر واقعہ کربلا۔

(۲۲) اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر صفحہ ۳۳ جلد ۲ جزو ۳

نزول الابرار } میرزا معتمد خان بدخشی فرماتے کہ وطاقت مواد دمشق

کی عبارت } فی شبشہ الشقی کہ جب خاندان نبوت واقعہ

کربلا کے بعد اسیر ہو کر یزید کے پاس دمشق آیا تو یزید شقی خوش ہوا اور چھڑی

سے امام کے سر کو مارنے لگا اور اس شقی کے اس ظلم سے بھی بڑا ظلم یہ ہے

وحملہ اہل الرسول سبایا والنساء مکشفات الوجوہ والرؤس

کہ یزید کی حکومت نے آل رسول کو قیدی بنا کر دمشق میں منگوایا اور خاندان

رسالت کی شہزادیوں کو دمشق میں اس حال میں لایا گیا کہ ان کے سر اور

چہرے ننگے تھے

اسعاف } علامہ محمد الصبان فرماتے ہیں کہ جب آل رسول کو قیدی
کی عبارت } بنا کر یزید کے پاس لایا گیا تو فسر سروراً کثیراً
واوقفهم موقف السبی واهانهم یزید بہت خوش ہوا
خاندان نبوت کی بیبیوں کو قیدیوں کی جگہ کھڑا کیا اور امام کے سر مبارک
سے بھی بے ادبی کی اور اپنی فتح پر بہت خوش ہوا پھر جب اہل اسلام نے
یزید کی کارروائی کو برا منایا تو وہ نادم ہوا۔

عقد الفرید } علامہ شہاب الدین المعروف عبد ربہ اندلسی مالکی
کی عبارت } فرماتے ہیں کہ خاندان نبوت نے خود اطلاع دی ہے
کہ جب ہمیں یزید کے سامنے پیش کیا گیا۔ وکان کل واحد منا مغلولة یده
الی عنقه۔ تو ہم میں سے ہر ایک کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے
نیز علامہ موصوف فرماتے ہیں کہ وحمل اهل الشام بنات رسول الله سبایا
علی احقاب الابل کہ اہل شام نے رسول اللہ کی بیٹیوں کو قیدی بنا کر
اونٹوں کی پشت پر سوار کیا۔

تاریخ یعقوبی } علامہ ابن واضح فرماتے ہیں کہ امام حسینؑ کے قتل کے
کی عبارت } بعد حکومت یزید نے وانتهبوا مضاربه و
ابنیه واخبیته کہ خاندان نبوت کے گھروں کو اور خواتین بنو ہاشم کو لوٹا تھا
تذکرہ } علامہ سبط بن جوزی حنفی فرماتے ہیں کہ حکومت یزید کے
کی عبارت } گورنر ابن زیاد نے امام حسینؑ کے سر مبارک کو جب یزید

کے پاس روانہ کیا تو سر مبارک کے ساتھ خواتین بنو ہاشم بھی تھیں منہم نساء وصبیان من بنات رسول اللہ علی اقتاب الجمال موثقین مکشفات الوجوہ والرؤس اور ان خواتین میں اولاد نبی کی عورتیں اور کم سن بچے اور بچیاں بھی تھیں اور اونٹوں کی پشتوں پر بیا اولاد رسول اللہ رسیوں سے بندھی ہوئی تھی اور نبی زادیوں کے سر مبارک اور چہرے ننگے تھے کیونکہ فوج نے سروں سے چادریں چھین لیں تھیں پھر علامہ موصوف اسی کتاب کے صفحہ ۲۵۰ پر لکھتے ہیں کہ ابن عباس نے یزید کو ایک خط کے جواب میں لکھا تھا کہ اے یزید مجھے تعجب ہے کہ حملک بنات رسول اللہ واطفالہ وحرمہ من العراق الی الشام اساری مسلوبین کہ تو نے رسول اللہ کی بیٹیوں کو عراق سے شام منگوایا اور وہ بیبیاں اس طرح تھیں کہ قیدی تھیں اور لوٹی گئی تھیں

نوٹ: یہ خط ابن عباس کا بڑا تفصیلی ہے اور تاریخ کامل و تاریخ یعقوبی و مقتل الحسین میں پورا لکھا ہے میں نے اختصار کی مجبوری کے باعث بقدر ضرورت ایک جملہ لکھا ہے اور تحقیق کے شائقین اس خط کو ضرور پڑھیں کیونکہ واقعہ کربلا کے بارے میں بڑا اہم ہے

حبیب السیر ۔ یہ سنی علامہ فرماتے ہیں کہ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد

کی عبارت ۔ ما آتش در خیمہای اہل بیت خاتم الانبیاء زدند

کہ حکومت یزید نے نبی کریم کی اہل بیت یعنی آنجناب کی بیٹیوں کے خیموں کو آگ لگا دی تھی ۔

البدایہ کی ۔ نواصب کے محبوب ترین مورخ ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں

عبارت ۔ کہ حکومت یزید کے گورنر ابن زیاد نے امام حسینؑ

کی حرموں کو اور آنجناب کے بچوں اور بچیوں اور بہنوں کو قیدی بنا کر یزید کے پاس روانہ کیا اور علی ابن الحسینؑ کے گلے میں زنجیر باندھا گیا اور جب یہ بیبیاں دربار یزید میں وارد ہوئیں تو فاطمہ بنت الحسینؑ نے فرمایا یا یزید بنات رسول اللہ سبایا کہ اے یزید نبی کی بیٹیاں قیدی بنائی گئیں۔

تشذرات کی (یہ سنی علامہ لکھتے ہیں کہ حکومت یزید کے گورنر ابن عبارت (زیاد نے نبی کریم کی اولاد کو قیدی بنا کر یزید کے پاس دمشق روانہ کیا جس نے خاندان نبوت کو قیدی بنایا یا حکم دیا یہ فعل بڑا ہی برا تھا خدا اس کو رسوا کرے۔

حیات الحیوان (علامہ دمیری سنی فرماتے ہیں کہ خاندان نبوت پر اس کی عبارت (ظلم کے بعد جس کے ذکر سے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا آل رسولؐ کو قیدی بنا کر یزید کے پاس روانہ کیا گیا۔

تاریخ کامل (علامہ ابن اثیر جزری فرماتے ہیں کہ حکومت یزید کی عبارت (کے گورنر ابن زیادہ نے نبی زادیوں کو قیدی بنا کر یزید کے پاس روانہ کیا اور علی بن الحسینؑ کے ہاتھوں اور گردن کو زنجیر سے باندھا گیا

مقتل الحسینؑ (علامہ الموفق بن احمد المکی سنی نے اپنی اس کی عبارت (کتاب میں خاندان نبوت کی بربادی اور مظلومیت کی کافی تفصیل لکھی ہے اور جس سے کلیجہ پھٹ جاتا ہے وہ دربار یزید کا یہ واقعہ

لکھا ہے کہ جب یزید کے دربار میں رسول اللہؐ کی بیٹیاں قیدی بنا کر پیش کی گئیں
تو ایک شامی نے بی بی فاطمہؑ بنت الحسینؑ کی طرف اشارہ کر کے یزید سے کہا کہ
اے یزید یہ کنیز مجھے بخش دے جناب فاطمہؑ بنت الحسینؑ اپنی پھوپھی زینبؑ
کے دامن سے لپٹ گئیں اور عرض کی کہ کیا ہمیں یہ کنیزیں بھی بنا لیں گے جناب
زینبؑ نے فرمایا کہ یہ شامی جھوٹا ہے اور یہ ایسا نہیں کر سکتے یزید نے
غضبناک ہو کر کہا کہ میں طاقت رکھتا ہوں اگر چاہوں تو آپ کو کنیزیں بنا سکتا
ہوں۔ الی آخر القصہ۔ پھر اسی کتاب میں یہ سنی محدث فرماتے ہیں کہ جب سر حسینؑ
کو یزید چھڑی مارنے لگا تو امام حسینؑ کی ہمشیرہ بی بی زینبؑ یہ دردناک منظر
دیکھ کر برداشت نہ کر سکیں اور اپنی صداقت و مظلومیت اور یزید کے ظلم کے
بارے میں ایک تفصیلی بیان دیا اور وہ کلام بی بی کا خطبہ زینبؑ کے نام
سے مشہور ہے اور اس محدث نے پورا خطبہ لکھا ہے جس میں یہ جملہ موجود ہے
وا صبحنا نساق کما تساق الاساری۔ کہ اے یزید ہماری مظلومیت کی
یہ حالت ہے کہ ہمیں یوں پھرایا جا رہا ہے جیسے قیدیوں کو پھرایا جاتا ہے۔

عالم اسلام کو دعوت انصاف

ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور میں جواب دینا ہے بندہ مسکین
نے نہایت ہی دیانت داری سے کتب اہل سنت سے امام حسینؑ کی شہادت

اور بی بی زینبؑ کی قید کے بارے میں ایک مختصر رپورٹ اس رسالہ میں پیش کی ہے
اور اختصار کی مجبوری کے باعث صرف بطور نمونہ چند علماء اہل سنت کی تحقیق پیش کی
ہے اور اس بابت کہ قتل امام حسینؑ اور بی بی زینبؑ بنت علیؑ کے قید کئے جانے کی تمام
ذمہ داری حکومت یزید پر ہے بندہ نے تقریباً بیس عدد علماء اہل سنت کے بیانات
قلم بند کئے ہیں اور میرے انصاف میں یزید بن معاویہ کا مجرم ہونا ثابت ہے اور آج
اگر چودہ سو سال کے بعد وکلاء یزید ہم سے واقعہ کربلا کی تفصیلات کے بارے میں
الف آل اسم طلب کریں تو ہم کتب اہل سنت ہی کو پیش کر سکتے ہیں اور چونکہ حکومت
یزید کے خلاف فرد جرم ثابت ہے اسی لئے امام اہل سنت علامہ جلال الدین
سیوطی نے اپنی کتاب تاریخ الخلفاء صفحہ ۲۰۷ ذکر شہادت امام حسینؑ میں یہ فتویٰ
دیا ہے کہ لعن اللہ قاتلہ وابن زیاد معہ ویزید ایضاً کہ تمام قاتلان امام حسینؑ
پر اور خصوصاً ابن زیادہ بن معاویہ یزید پر خدا تعالیٰ لعنت کرے (آمین) ۱۸ ذی الحجہ
۱۴۰۵ ہجری میں اس رسالہ کا مسودہ اختتام پذیر ہوا اور خاندان نبوت کی بارگاہ
سے اپنی اس خدمت کے صلہ اور انعام کا یہ بندہ مسکین آرزو مند ہے تمت بالخیر ۹/۹۵

خادم مذہب شیعہ وکیل آل محمدؐ غلام حسین نجفی

ساکن ضلع نواب شاہ تحصیل نوشہرہ فیروز ڈاکخانہ مخفیل بمقام گوٹھ علی آباد
(ہمیشہ رہے آباد) آمین
خلاف ثابت کا پتہ (حوزہ علمیہ شیعہ یونیورسٹی) جامعۃ المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور